ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا
نومبر 2014ء

وقف جدید

جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۰ کے موقع پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ "وقف جدید کی اہمیت" پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (خلیفہ المسیح الثانیؓ) کے دل پر دراصل یہ تحریک خدا تعالیٰ ہی نے القاء کی تھی اور اس القاء کے نتیجہ میں وہ زکی غلام وہ امام وہ ذہین و فہیم دماغ جماعت سے یوں بولا:

'پس یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے ، اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں ، کپڑے بیچنے پڑیں، تب بھی میں اپنے اس فرض کو پورا کرونگا. . . . میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کی توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو'

('وقف جدید کی اہمیت'، جلسہ سالانہ ربوہ پاکستان، ۱۹۶۰)

وقف جدید

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ وقف جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں ہوتی تھی اور خلافت رابعہ کے وقت میں پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں یہ تحریک کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کی تا کہ افریقہ اور بھارت میں جماعت کے کاموں کو مزید وسعت دی جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں افریقہ اور بھارت میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور کچھ خریدے بھی گئے ہیں، اس کے علاوہ تبلیغی سرگرمیاں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بیشک ان ممالک میں رہنے والے احمدی بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن ان کی غربت کی وجہ سے وہ اتنی زیادہ قربانی نہیں کر سکتے کہ تمام اخراجات پورے کر سکیں۔ اس لئے امیر ملکوں کا جو چندہ تحریک جدید ہے، یہ خاص طور پر افریقہ اور بھارت میں خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان ملکوں کے لوگ بھی ایک جذبے کے تحت چندے دیتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۳ جنوری، ۲۰۱۴)

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

نومبر 2014ء جلد نمبر 43 شمارہ 11

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	وقفِ جدید تحریک وقف جدید کا پس منظر از مکرم مولانا محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ	5
☆	28 مئی 2010ء کے واقعہ لاہور کے نتائج از مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	11
☆	عائلی تنازعات کی وجوہات اور ان کا حل از مکرم ایاز احمد ایاز صاحب	12
☆	میت کو غسل دینے کا طریق از مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب	14
☆	پیارے بھائی مکرم ملک عبدالمجید صاحب مرحوم کا ذکر خیر از مکرم ملک حمید اللہ خاں صاحب	15
☆	جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کے ساتھ ایک شام	16
☆	ٹورانٹو میں عیدالاضحیہ کی تقریبات از محمد اکرم یوسف صاحب	19
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	24
☆	تصاویر: بشیر ناصر، اسد سعید، عطاء القدوس طاہرؔ، نسیم سرفراز اور بعض دوسرے	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَتَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَھَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○

(سورۃ البقرۃ 266:2)

اور جولوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اُن (کے خرچ) کی حالت اُس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو (اور) اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس (کی وجہ) سے وہ اپنا پھل دو چند لایا ہو۔ اور (اس کی یہ کیفیت ہو کہ) اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی (اس کے لئے کافی ہو جائے) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر، صفحہ 72-73)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ عَائشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَلسَّخِیُّ قَرِیۡبٌ مِنَ اللّٰہِ تعالٰی، قَرِیۡبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیۡبٌ مِنَ الۡجَنَّۃِ بَعِیۡدٌ مِنَ النَّارِ وَالۡبَخِیۡلُ بَعِیۡدٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بَعِیۡدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیۡدٌ مِنَ الۡجَنَّۃِ قَرِیۡبٌ مِنَ النَّارِ وَالۡجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الۡعَابِدِ الۡبَخِیۡلِ۔

(قشیریہ ۔ الجود والسخاء ، صفحہ 122 بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 700)

742۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ جاہل سخی، بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حتی الوسع بلا ناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا

خداغنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کے لئے اپنے صدق دکھلاؤ

یہ دن ایام قحط ہیں اور ہماری جماعت کے اکثر افراد سقیم الحال اور نادار اور عیال دار ہیں گو خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہوجانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہیئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرلے کہ وہ حتی الوسع بلا ناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔ یہ منافقانہ کام ہے کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تب خدا اور اہل خدا یاد آجائیں۔ اور جب آرام اور امن دیکھیں تو لاپرواہ ہوجائیں۔ خداغنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کے لئے اپنے صدق دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ والسلام

4 اکتوبر 1899ء

مرزا غلام احمد از قادیان

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 165-166)

خلاصہ خطبہ جمعہ

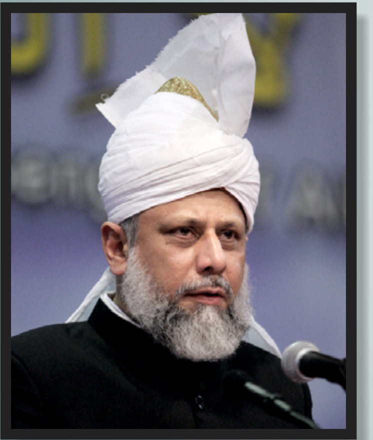

صحابہؓ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی روایات میں سبق، نصائح، تاریخ اور سیرت مسیح موعودعلیہ السلام کے پہلو موجود ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی روایات کی روشنی میں سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام و مصلح موعودؓ

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی صداقت میں طاعون ظاہر ہوئی اور آپؑ درد والحاح سے مخلوق کی ہمدردی میں دعائیں کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اکتوبر 2014ء بمقام الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ الفضل انٹرنیشنل میں حضرت مصلح موعودؓ کے خطاب کا ایک حصہ پڑھا۔ جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے صحابہؓ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے اُن کے حالات و واقعات اور کلمات کو ضبط تحریر میں لانے کی ہدایت و راہنمائی فرمائی تھی۔ اور فرمایا کہ ایک زمانہ میں اس کی بڑی قدر اور اہمیت ہوگی۔ ان حالات و واقعات میں سبق، نصائح، تاریخ، سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور سیرت صحابہؓ کے پہلو شامل ہیں۔ جو آئندہ زمانوں میں بہت سے مسائل کا جواب ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ بعض واقعات پیش فرمائے اور ان میں جو سبق اور علم ملتا ہے، اس کو بھی بیان فرمایا۔ فرمایا میں بھی بعض اوقات ایسے واقعات اور روایات کو بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سب سے زیادہ لوگ خطبہ ہی سنتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ ایسی باتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعودؓ بچپن میں ایک جمعہ پر کسی کے کہنے پر بغیر جمعہ پڑھے واپس گھر آ گئے۔ اس بات پر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی باز پُرس سخت لہجہ میں تھی۔ اور اس میں یہ سبق حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ والدین کو اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنانا چاہئے اور وہ والدین اپنے بچوں کے سخت دشمن ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو نماز کا عادی نہیں بناتے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتی زندگی کے بعض سبق آموز واقعات بیان فرمائے جو حضرت مصلح موعودؓ نے خود اپنے خطابات میں بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً بچپن میں اپنی بیماری اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی شفقت و محبت، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے بخاری اور قرآن پڑھنا اور حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم و تربیت کے بعض واقعات بھی شامل تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اُس وقت کے حالات میں بیان فرمایا تھا کہ انبیاء لوگوں کی تربیت کرنے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے نماز اور قرآن کی عظمت دل میں بٹھائی ہے۔ قرآن کریم کی عظمت میں فرمایا ہے کہ قرآن پر اعتراض سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ جواب تلاش کرنا چاہئے کیونکہ قرآن ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہماری حفاظت کا محتاج نہیں ہے۔ خدا کی عظمت کے بارہ میں فرمایا کہ خدا کا خوف دل سے اُتر جائے تو معصیت اور گناہ میں انسان بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے گناہ کا احساس ختم نہیں ہونے دینا چاہئے۔ تا نیکیوں کی توفیق ملے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان روایات میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور شفقت کا بیان بھی ملتا ہے کہ جب خدائی وعدوں کے مطابق آپ کی تائید میں طاعون ظاہر ہوئی اور بے شمار اموات ہوئیں۔ تو آپؑ نے بڑے الحاح اور درد سے لوگوں کے بچاؤ کے لئے دعائیں کیں اور یہ دعا کرتے تھے کہ اگر سب مر گئے تو میرے پر ایمان کون لائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نبی اپنی ذات کے لئے غیرت نہیں دکھاتے بلکہ خدا کی ذات کے لے غیرت دکھاتے ہیں۔ خدا کی عزت و اقبال کے لئے بولتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال سمندر کے قطروں کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے اور جو اس صداقت کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کرتے بلکہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ ایک صحابی پیرا صاحبؓ کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے ایک مخالف کو یہی جواب دیا کہ آپ روکتے رہتے ہیں مگر سینکڑوں افراد روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے کے لئے قادیان جاتے ہیں۔ مگر لوگ آپ کے پاس نہیں آتے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی غیرت اور تعلق باللہ میں بڑھائے، صبر و حوصلہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہماری اناؤں پر عاجزی غالب آجائے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ہم سے جو توقع اور خواہش رکھتے تھے اُن کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 اکتوبر 2014ء)

وقفِ جدید

تحریک وقف جدید کا پس منظر

مکرم مولانا محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ

تحریک وقف جدید سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت تحریکات میں سے ایک بہت ہی اہم اور مبارک تحریک ہے جو 1957ء میں القائے الٰہی کے تحت آپ نے جاری فرمائی۔ اس عظیم تحریک کے مقاصد عالیہ میں سے ایک بڑا مقصد دیہاتی سطح پر احبابِ جماعت کی تعلیم و تربیت تھا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ وقفِ جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی۔ پہلی غرض تو یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا کہ ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے اس لئے خصوصاً نئی نسل میں کمزوری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد نوجوان بھی کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کے مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت فضلِ عمرؓ نے بشدت یہ محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالص دیہاتی تربیت سے ہو، اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضورؓ نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اولین ممبران وقفِ جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا۔ اور ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کی خاص طور پر تاکید کی گئی تھی۔"

(فرمودہ خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1985ء)

وقفِ جدید اور ماؤں کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ اس طرف متوجہ ہوں لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 فروری 1968ء)

بچو اٹھو۔ آگے بڑھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ: بچو اٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 فروری 1968ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقفِ جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے، لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 31 دسمبر 1959ء)

تحریک وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ اُن لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 1958ء)

فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سالہا سال قبل دفتر وقف جدید میں فضل عمر فری ڈسپنسری قائم فرمائی۔ اور خود مریضوں کا علاج کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضور کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا تو حضور نے ایک تجربہ کار ہومیو پیتھ ڈاکٹر کی منظوری عطا فرمائی۔

وقفِ جدید کے لئے پورا زور لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی فردِ جماعت ایسا نہ رہے جو صاحبِ استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 17 فروری 1960ء)

جماعتی چندوں میں اضافے کا گُر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعتی چندوں میں اضافے کا گُر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ تحریک (وقفِ جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ میں اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا کیونکہ جس کسی کے دل میں نورِ ایمان داخل ہو جائے، اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 1962ء)

خدا کی رحمت کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا:

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 جنوری 1967ء)

ایک ضروری نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ وقفِ جدید کے تعلق میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1992ء)

آخری گزارش

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری گزارش کی اور فرمایا:

"وقفِ جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقفِ جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے۔ آمین۔"

(وقفِ جدید کے چھٹے سال پر روح پرور پیغام۔20 نومبر 1962ء)

وقفِ جدید کا مالی نظام

تحریک وقفِ جدید کے تحت تعلیمی، تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کاموں کی مالی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ وقفِ جدید بھی مقرر فرمایا۔ آپؓ نے اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر چندہ کی شرح کم از کم 6 روپے سالانہ مقرر فرمادی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہدِ خلافت میں وقف جدید کے چندہ کی شرح بڑھا کر کم از کم 12 روپے مقرر فرمادی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقفِ جدید کی کم از کم شرح کو ختم کر دیا اور فرمایا کہ جتنی کسی کی استطاعت ہے وہ اس کے مطابق چندہ وقفِ جدید ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ وقفِ جدید کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو کر 31 دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ 1986ء تک اس تحریک کا دائرہ صرف پاکستان تک محدود تھا لیکن 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقفِ جدید کو تمام ممالک میں جاری فرما دیا۔ اب خدا کے فضل سے یہ تحریک بھی عالمگیر حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ جس کی طرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذیل کے ارشاد میں اشارہ ملتا ہے۔

"ممکن ہے کہ بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 1958ء)

چندہ وقفِ جدید کی مدات

1۔ چندہ وقفِ جدید بالغان

تمام بالغ افرادِ جماعت (لجنہ اماء اللہ، انصار، خدام) اپنے اخلاص اور استطاعت کے مطابق چندہ وقفِ جدید ادا کرتے ہیں۔ مگر پاکستان میں غیر معمولی قربانی اور مسابقت کی روح رکھنے والے ایسے احباب جو کم از کم ایک ہزار روپیہ سالانہ یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں وہ صفِ اول کے معاونین خصوصی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح ایسے احباب جو پانچ صد روپے سے لے کر ایک ہزار روپے تک سالانہ ادا کرتے ہیں وہ معاونین خصوصی صف دوم کہلاتے ہیں۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ۔18 جنوری 2008ء)

کینیڈا میں ایسے احباب جو کم از کم ایک ہزار ڈالرز سالانہ یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں وہ معاونین خصوصی صف اول کہلاتے ہیں۔

اسی طرح ایسے احباب جو کم از کم 500 ڈالرز سے لے کر 999 ڈالرز تک سالانہ ادا کرتے ہیں وہ معاونین خصوصی صف دوم کہلاتے ہیں۔

(وقفِ جدید کے پچاس سال۔ جماعت احمدیہ کینیڈا شعبہ وقفِ جدید۔ صفحہ 6)

2۔ قیامِ مراکز

وقفِ جدید کی ضروریات کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک فرمائی کہ معلمین کے مراکز قائم کرنے کے لئے زمیندار احباب کم از کم دس ایکڑ زمین وقف کریں۔ چنانچہ کئی مخلصینِ جماعت نے فرداً فرداً اور بعض جماعتوں نے مل کر حضورؓ کی اس تحریک پر لبیک کہا۔ بعض احباب نے دس ایکڑ زمین سے بھی زیادہ پیش کیا اور بعض چھوٹے زمینداروں نے ایک ایکڑ یا نصف ایکڑ زمین یا کم وبیش پیش کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذاتی اراضی میں سے دس ایکڑ زمین وقفِ جدید کو عطا فرمائی۔ قیامِ مراکز کے لئے بعض احباب نے ایک مرکز کا پورا خرچ ادا کیا اور بعض نے حسبِ استطاعت نصف یا اس سے کم خرچ کی بھی ادائیگی کی۔ مخلصین جماعت کے لئے آج بھی موقع ہے کہ وہ بذریعہ زمین یا نقدی حضورؓ کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہہ کر عنداللہ ماجور ہوں۔

3۔ دفترِ اطفال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 17 اکتوبر 1966ء کو دفتر اطفال کا اعلان فرمایا اور آپ نے پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو اس میں شامل ہونے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور سات سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں نے بھی اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جیب خرچ اور اپنی عیدی اپنے پیارے امام کے حضور پیش کر دی۔ بلکہ بعض والدین نے تو اپنے ہونے والے بچوں کی طرف سے بھی چندہ وقفِ جدید ادا کیا۔ وہ احمدی بچیاں اور وہ احمدی بچے جو سالانہ کم از کم یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں ان کا شمار 'ننھی مجاہدات' اور 'ننھے مجاہدین' میں ہوتا ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ۔18 جنوری 2008ء)

کینیڈا میں ایسے بچے اور بچیاں جو کم از کم ایک سو ڈالرز سالانہ یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں وہ 'مجاہد صف اول' کہلاتے ہیں۔

اسی طرح ایسے بچے اور بچیاں جو کم از کم 50 ڈالرز سالانہ یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں وہ 'مجاہد صف دوم' کہلاتے ہیں۔

جب کہ ایسے بچے اور بچیاں جو کم از کم 25 ڈالرز سالانہ یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں وہ 'ننھے مجاہدین' کہلاتے ہیں۔

یاد رہے کہ چندہ اطفال وقفِ جدید کی وصولی کا تمام کام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے جب کہ چندہ ناصرات وقفِ جدید کی وصولی اور سات سال سے کم عمر کے بچوں سے چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا تمام کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے۔

(وقفِ جدید کے پچاس سال۔ جماعت احمدیہ کینیڈا شعبہ وقفِ جدید۔ صفحہ 8)

4۔ امدادضلع تھرپارکر

پاکستان میں ضلع تھرپارکر جہاں غربت وپسماندگی اپنی انتہائی حدود کو چھو رہی ہے معلمین وقفِ جدید نے ایسے دور دراز علاقہ جات میں بھی پہنچ کر مشکلات اور تکالیف کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے خدمت کے متعدد میدانوں میں قربانی اور اخلاص اور فدائیت کے سنہری کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس مد میں بھی تھوڑا یا بہت چندہ حسبِ استطاعت ادا کر کے ضرور شمولیت فرمائیں۔

5۔ شرح چندہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وسعت کے مطابق وقفِ جدید میں حصہ لیں۔ یہی چندہ وقفِ جدید کی شرح ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وقف جدید کے 56 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4 جنوری 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح موڈرن، لندن میں فرمایا۔

''پھر بعض دفعہ بعض افراد کے خلاف کسی وجہ سے تعزیری کاروائی ہوتی ہے۔ تعزیری کاروائی میں سزا میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سے چندہ نہیں لینا۔ اس پر لوگ بے چین ہو کر مجھے لکھتے ہیں کہ کوئی اور سزا دے لیں لیکن یہ سزا نہ دیں۔ اول تو ہم معافی مانگتے ہیں۔ جس قصور کی وجہ سے سزا ہے اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر سزا دینی ہی ہے تو پھر خدا کے لئے ہمیں چندے کی ادائیگی سے محروم نہ کریں کہ یہ تو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب جماعت پیدا فرمائی ہے جسے مالی قربانی کرنے میں عجیب راحت و سکون ملتا ہے اور اس سے روکنے پر دل بے چین ہو جاتے ہیں۔

پس آج روئے زمین پر کوئی اور ایسی جماعت نہیں ہے۔ جو یہ جذبہ رکھتی ہو۔ مخالفین احمدیت دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن یہ اظہار ان کی تقریروں میں جو وہ اپنے لوگوں میں کرتے ہیں، اکثر سننے میں آتا ہے کہ دیکھو قادیانی یا مرزائی (جو ہمیں وہ کہتے ہیں) اپنے مقاصد کے لئے کتنی قربانی کرتے ہیں اور تمہیں ایک مسجد کے چندے کے لئے یا فلاں کام کے لئے کوئی توجہ نہیں پیدا ہوتی۔ اور یہ اظہار ان غیر احمدی علماء کا، مولویوں کا یا ان لوگوں کا، تنظیموں کا ہمیں صرف پاکستان، ہندستان میں ہی نظر نہیں آتا بلکہ افریقہ کے مسلمان ممالک میں بھی یہ باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اور پھر جب کچھ خرچ کر دیتے ہیں تو اظہار یہ ہوتا ہے کہ دیکھو ہم نے فلاں مسجد کے لئے یا عوام کی فلاح و بہبود کے فلاں کام کے لئے اتنا روپیہ دیا ہے۔ پھر جن کمیٹیوں کو دیتے ہیں، جن تنظیموں کو دیتے ہیں، ان میں بعض دفعہ اس وجہ سے لڑائی ہو جاتی ہے کہ ہم نے اتنا پیسہ دیا تھا، اس کا حساب دو یا اس طرح خرچ نہیں ہوا، اسے صحیح طرح خرچ نہیں کیا گیا۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا جماعت پر فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں اللہ تعالیٰ نے جو برکت رکھی ہے وہ ان کے ہاں نظر نہیں آتی۔ ...

یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دوں یا بتا دوں کہ گو چندہ دے کر افراد جماعت نہ تو پوچھتے ہیں، نہ ہی احسان جتاتے ہیں، لیکن خرچ کرنے والے احباب جو جماعتی انتظامیہ ہے، کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ خرچ بڑا پھونک پھونک کر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فکر کو سامنے رکھنا چاہئے کہ جہاں تک پیسہ آنے کا سوال ہے اس کی تو کوئی فکر نہیں (فکر ہے تو یہ کہ) کہیں ان خرچ کرنے والوں کے دل دنیا داری کی لپیٹ میں نہ آجائیں اور جماعتی اموال کا درد نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعتی اموال کے خرچ کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔ مختلف جگہوں پر چیک ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خرچ کرنے والوں کو جہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے وہاں توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لیتے رہنا چاہئے۔ جب جماعت بڑھتی ہے، جماعت کے اموال میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو جہاں مخالفین اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کرتے ہیں، وہاں منافقین کے ذریعے وہ جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ گو ان کی کوششیں بے اثر ہوتی ہیں لیکن ہمیں ہمیشہ محتاط رہنے اور استغفار اور دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت پر جو فضل ہیں، جو ہر آن تائید و نصرت کے نظارے ہیں وہ اس وقت تک ہم دیکھتے رہیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مجھے تو کبھی یہ فکر پیدا نہیں ہوئی کہ فلاں کام کی تکمیل کس طرح ہونی ہے؟ جو بھی منصوبہ (تیار) کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ہی انتظام کر دیتا ہے۔

یہ بھی ایک حیرت انگیز مضمون ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کے دل میں ڈالتا ہے اور کس طرح وہ بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کاٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیا کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جماعت کا احسان سمجھتے ہیں، خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں کہ ان سے چندہ وصول کر لیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جب چندہ لینے پر پابندی لگائی جائے تو اکثر بے چین ہو کر اس سزا کو واپس لینے کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے چندہ وصول کر لیا جائے تو جماعت کا ہم پر احسان ہوگا۔ نئے شامل ہونے والے جو جماعتی نظام کو سمجھ لیتے ہیں، جن کی تربیت اچھی طور پر ہوتی ہے، وہ بھی مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جماعتوں نے طوعی چندوں کے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہوتے ہیں، ان میں اگر کہیں کمی ہو جائے تو بعض صاحبِ حیثیت لوگ خود ہی کہتے ہیں کہ ہم کمی پوری کر دیں گے۔ ان کے اندر سے آواز اٹھ رہی ہوتی ہے۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی آواز آ رہی ہوتی ہے کہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سورۃ بقرہ 263:2) اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ انہیں اخروی زندگی پر ایمان، یقین اور اس کی فکر ہوتی ہے جس کے لئے وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس جب ان کے ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی بشارتیں مل رہی ہوتی ہیں۔ وہ اپنا شاندار مستقبل بنا رہے ہوتے ہیں جس کی انتہا اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ صرف مرنے کے بعد کی مستقبل کی بات نہیں کرتا بلکہ دنیا میں بھی ادھار نہیں رکھتا اور یہاں بھی بڑے بڑے اجر سے نوازتا ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 جنوری 2013ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلو والسلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ واللہ رؤف بالعباد (سورۃ البقرہ 2: 208) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

(باقی صفحہ 17)

28؍مئی 2010ء کے واقعۂ لاہور کے نتائج

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی افتتاح کردہ مساجد

ان تین سالوں میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسپین، جرمنی اور برطانیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29 مساجد کا افتتاح اور آئرلینڈ، بیلجیئم، جرمنی اور برطانیہ میں 10 نئی مساجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک اور دعاؤں سے ہوا۔ ان مساجد کے قطعات کا مجموعی رقبہ 78.453 ایکڑ ہے یعنی اوسطاً 2705 مربع میٹر فی مسجد ہے۔

جون 2010ء سے قبل خریدے جانے والے قطعات کی قیمت کو چھوڑ کر اس عرصہ میں مساجد کے لئے زمین کی خرید اور تعمیر پر جو رقم خرچ ہوئی وہ کم از کم (کیونکہ شائع شدہ رپورٹس میں 11 مساجد کے اخراجات کا ذکر نہیں ہے) 34 لاکھ 73 ہزار پونڈ، 59 لاکھ 15 ہزار ڈالر، ایک کروڑ 58 لاکھ 20 ہزار یورو، 104 ملین کرونا، 85 لاکھ کینیڈین ڈالر، 45 لاکھ آسٹریلین ڈالر اور 3 لاکھ 50 ہزار نیوزی لینڈ ڈالر ہیں۔

یہ رقوم ان تحائف کے علاوہ ہیں جو مخلصین نے اللہ کے ان گھروں کی تزئین و آرائش کے لئے اشیاء کی شکل میں پیش کئے اور ان میں اس بیش قیمت وقت کی قربانی کی کوئی قیمت بھی شامل نہیں جو ان بیوت کی تعمیر میں افراد جماعت نے وقارِ عمل کر کے کی۔

وقت کی اس قربانی کی کمیّت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف جرمنی میں Florsheim کے مقام پر تعمیر ہونے والی مسجد بیت العطاء کے لئے جوانوں کے ساتھ بچوں، بوڑھوں اور خواتین نے بھی حصہ لیا اور 7 ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 21 اگست 2013ء)

مساجد کی افتتاحی تقاریب میں اربابِ اقتدار کی شرکت

اس عرصہ میں یہ امر بھی بہت نمایاں طور پر ظاہر ہوا کہ ان بیوت کی افتتاحی تقاریب میں بیشتر جگہ مقامی اور صوبائی انتظامیہ اور بعض جگہ مرکزی عہدیدار حکومت بھی شریک ہوئے اور ان مساجد کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا۔ تقاریر کیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور تقریب پر اپنی خوشنودی کا برملا اظہار کیا۔ پھر پریس اور TV پر ان تقاریب کی غیر معمولی تشہیر ہوئی اور جماعت کا پیغام کروڑہا افراد تک پہنچا۔

الفضل انٹرنیشنل میں شائع شدہ رپورٹس کی ایسی چند سرخیاں نمونتاً درج ذیل ہیں:

I۔ تقریب بحوالہ سنگ بنیاد مسجد بیت مریم آئرلینڈ میں ممتاز شخصیات کی شرکت، میئر، اراکین پارلیمنٹ کا خطاب، صدر مملکت آئرلینڈ کا خصوصی پیغام

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 29 اکتوبر 2010ء)

II۔ بیت الرحمٰن ویلنسیا اسپین کے افتتاح کی تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور متعدد سیاسی اور سماجی شخصیات کی شمولیت۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 3 مئی 2013ء)

III۔ مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کینیڈا کے افتتاح کے موقع پر وزیراعظم کینیڈا اور مختلف سیاسی و سماجی لیڈروں اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے نیک جذبات کا اظہار اور تہنیتی پیغامات۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 جولائی 2013ء)

VI۔ مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے 15 شہروں کے حکام کی طرف سے Proclamation۔

18 مئی کا دن Ahmadiyya Day کے طور پر منایا گیا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 جولائی 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر ملکی دوروں میں اعلیٰ Protocol اور پذیرائی

اس عرصہ میں ایک اور پہلو جو نمایاں طور پر سامنے آیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیرونی دوروں میں حکومتی سطح پر اعلیٰ Protocol کا مہیا کیا جانا تھا۔ ان دوروں میں اعلیٰ حکام اور دانشوروں کا اکثر جگہ حضور سے ملاقات کے لئے بیوت اور سنٹرز میں آنا رپورٹ ہوا۔ اسی طرح پریس اور میڈیا کی غیر معمولی توجہ ہوئی۔ نہ صرف ان تقریبات کی رپورٹس میڈیا اور اخبارات میں شائع ہوئیں بلکہ بڑی اشاعت والے اخبارات کے نمائندہ حضور سے انٹرویو کے لئے آئے اور حضور انور کی تصاویر کے ساتھ یہ انٹرویو اپنے اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کئے۔ ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں:

جرمنی کی نیشنل اسمبلی میں حکومتی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر بیت السبوح میں حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ یہ اقتصادی امور کے ماہر ہیں اور حضور سے گفتگو کا موضوع جرمنی اور یورپ کی موجودہ اقتصادی صورت حال اور یورو کا بحران تھا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 جولائی 2010ء)

جرمن پارلیمنٹ کے ممبر کی بیت الرشید میں آمد اور حضور سے ملاقات۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 15 جولائی 2011ء)

ناروے کی وزیر دفاع کی بیت النصر میں حضور انور سے ملاقات اور مسرور ہال میں خطاب۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16 ستمبر 2011ء)

جرمنی کے وفاقی ممبر پارلیمنٹ کی مسجد بیت الرشید میں آمد اور حضور انور سے ملاقات۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 ستمبر 2011ء)

ناروے کی حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر ایک خصوصی انتظام کے تحت وہ تمام سہولیات اور سیکیورٹی مہیا کی تھی جو کسی بھی ملک کے سربراہ، صدر کو مہیا کی جاتی ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 نومبر 2011ء صفحہ 2)

حضور کا ایک ممبر پارلیمنٹ کی دعوت پر ناروتجین پارلیمنٹ کا Visit پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ (اسپیکر) کی خواہش پر حضور کی ان سے ملاقات، ممبر پارلیمنٹ کے اہتمام کے تحت حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ اور Address۔ حضور کا جوابی خطاب اور ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو۔ ایک ممبر کا یہ اظہار

"اس وزٹ نے پارلیمنٹ کی تاریخ میں ایک نیا اضافہ کر دیا ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 نومبر 2011ء صفحہ 2)

مسجد بیت الرشید ہمبرگ میں میناروں کی تعمیر پر خصوصی تقریب میں صوبائی و نیشنل پارلیمنٹ کے ممبران کی شرکت۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 جنوری 2013ء)

جرمنی کے صوبہ ہیسن کے صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی دعوت پر حضور انور کا پارلیمنٹ کا وزٹ، ممبران پارلیمنٹ کی حضور سے ملاقات۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم فروری 2013ء)

فرینکفرٹ کے لارڈ میئر کی حضور انور سے ملاقات۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم فروری 2013ء)

بیت الرحمٰن ویلینسیا سپین کی افتتاحی تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، میئر اور اہم شخصیات کی شرکت۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 3 مئی 2013ء)

اخبارات Los Angless Times اور Wall Street Journal کا حضور سے انٹرویو۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جون 2013ء)

کینیڈا کے نیشنل CBC TV کو انٹرویو۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 اگست 2013ء)

جماعت احمدیہ انگلستان کی صد سالہ جوبلی کی تقریب کا برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں انعقاد 30 ممبران پارلیمنٹ، 12 ممبران ہاؤس آف لارڈ، 8 وزراء شامل ہوئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 اگست 2013ء)

کینیڈا کی فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر کی حضور سے ملاقات۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 ستمبر 2013ء)

سنگاپور میں انڈونیشیا کے سب سے بڑے روزنامہ اخبار Komas اور ہفت روزہ میگزین Tempo کے صحافیوں کا حضور سے انٹرویو۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 اکتوبر 2013ء)

جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں قیام پر ایک سو سال مکمل ہونے کے موقع پر گلڈ ہال لندن میں مذاہبِ عالم کانفرنس کا انعقاد۔ مختلف مذاہب کے راہنماؤں، سیاسی لیڈروں، حکومتی اور سفارتی اہل کاروں، علمی اور ادبی حلقوں اور میڈیا سے تعلق رکھنے والوں کی شرکت۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 اپریل 2014ء)

برطانوی پارلیمنٹ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد۔ 8 وزراء، 30 ممبران پارلیمنٹ، 12 ممبران ہاؤس آف لارڈز اور مختلف اخبارات اور TV کے نمائندگان کی شرکت، نائب وزیر اعظم، وزیر داخلہ کا خطاب۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 اگست تا 6 ستمبر 2013ء)

نیوزی لینڈ میں Maori بادشاہ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 دسمبر 2013)

اس تمام پذیرائی کو بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت کی روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔

"پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ ہم نے کسی دنیاوی آدمی اور لیڈر سے کچھ لینا ہے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے، ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے وہی ہمارا مولیٰ ہے اور وہی ہمارا مددگار رہے جو جماعت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24 جنوری 2014 صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دنیا کے ایوانوں کا کھلنا

اگرچہ 2008ء میں برطانیہ کی پالیمنٹ کو یہ سعادت مل چکی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سے خطاب فرمائیں تاہم اس عرصہ میں نمایاں طور پر دنیا کے دیگر معتبر ایوانوں کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ارباب حل وعقد کے سامنے اسلام کی خوبیاں اور قرآن کریم کی امن کی تعلیم کو دہرائیں اور انہیں قیام امن کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔ MTA پر ان تقریبات کی ریکارڈنگ ہر دیکھنے والے کو غیر معمولی طور پر متاثر کرتی ہے۔ ایک غیر سیاسی شخصیت ہوتے ہوئے حضور کو اول بار ان مواقع کا ملنا جماعت کے بڑھتے ہوئے نفوذ اور اثر کا آئینہ دار ہے۔ ایسے چند واقعات ترتیب وار درج ذیل ہیں:

ا۔ 14 جون 2011ء کو جرمنی کی گرین پارٹی کی طرف سے پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک تقریب جس میں نیشنل پارلیمنٹ، صوبائی پارلیمنٹ، کونسل کے ممبران، ایڈیٹرز، پروفیسرز اور وکلاء پر مشتمل 52 افراد کی شرکت۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22 جولائی 2011 صفحہ 21)

۲۔ 27 دسمبر 2011ء کو ناروتجین پارلیمنٹ میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد۔ پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ اور پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 نومبر 2011ء)

۳۔ 30 مئی 2012ء کو جرمنی کے شہر Koblenz میں واقع ملٹری ہیڈ کوارٹرز میں حضور کا 'دین حق میں اپنے وطن سے محبت اور وفاداری' کے موضوع پر خطاب۔ کانفرنس ہال میں آرمی، فضائیہ اور نیوی کے مختلف Ranks کے افسر موجود تھے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10 اگست 2012ء)

۴۔ 27 جون 2012ء کو Capital Hill واشنگٹن میں امریکہ میں حضور کا خطاب۔ 119 حاضرین میں ایوانِ نمائندگان میں ڈیموکریٹک پارٹی کی لیڈر، 29 ممبران کانگریس اور سینیٹرز۔ سفراء۔ وائٹ ہاؤس اور امریکن اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اسٹاف ممبرز شامل تھے۔ مکمل فہرست کے لئے ملاحظہ ہو۔

(World Crises and the Pathway to Peace، صفحہ 68-76، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز 2012ء)

۵۔ 4 دسمبر 2012ء کو برسلز میں واقع European Parliament سے حضور کا خطاب۔ 30 یورپین ممالک کے 280 سے زائد حکومتی اور دیگر نمائندگان کی شرکت۔

۶۔ 4 نومبر 2013ء کو نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے Grand Hall میں حضورِ انور کے اعزاز میں تقریب، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء، یونیورسٹی کے پروفیسرز اور دیگر اہم شخصیات کی شرکت۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 17 جنوری 2014ء)

عالمی امن اور انصاف کے قیام کے لئے اعلیٰ سطحی مساعی کا موقع

شام میں بگڑتی ہوئی صورت حال سے امن عالم کے لئے پیدا ہونے والے خطرات کو محسوس کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مناسب جانا کہ متعلقہ ذمہ داروں کو اس حوالے سے مثبت کوشش کی طرف توجہ دلائی جائے چنانچہ آپ نے 31 اکتوبر 2011ء سے 14 مئی 2012ء کے درمیان درج ذیل بارہ سربراہان کو خطوط ارسال فرمائے:

1۔ پوپ بینی ڈکٹ ۔2۔ وزیر اعظم اسرائیل ۔3۔ صدر

اسلامی جمہوریہ ایران۔4۔صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔5۔ وزیر اعظم کینیڈا۔6۔ بادشاہ سعودی عرب۔7۔ وزیر اعظم چین 8۔وزیر اعظم برطانیہ۔9۔ چانسلر جرمنی۔10۔صدر فرانس۔11۔ ملکہ برطانیہ۔12۔ایران کے سپریم روحانی لیڈر۔

ان خطوط کے مکمل متن کے لئے ملاحظہ ہو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace۔

غالباً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پر اثر تخاطب کے زیر اثر ہی جلد Capital Hill اور European Parliament میں اہم عالمی لیڈر حضور کو براہ راست سننے کے لئے جمع ہوئے۔ان مواقع پر کئے گئے خطابات اور بڑے امریکی اخبارات کو دئے گئے انٹرویوز میں حضور نے دین حق کی امن و انصاف کی اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے ارباب اقتدار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔اس اظہار کی شوکت کا کسی قدر اندازہ درج ذیل اقتباسات سے ہوتا ہے:

جون 2012ء میں Capital Hill میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”یاد رکھیں نا انصافی ہمیشہ بدامنی کا باعث بنتی ہے۔امن و انصاف لازم وملزوم ہیں۔اسلام ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔طاقتور اور دولت مند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو دنیا کے طاقتور ترین ملک ہونے کے اعتبار سے حقیقی انصاف اور نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔24 اگست 2012ء)

دسمبر 2012ء میں یورپین یونین پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”درحقیقت (دینی) نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے۔فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے۔اور Freedom of Movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تاکہ دنیا باہم متحد ہو جائے۔امن قائم کرنے کی کوشش میں یہ ضروری ہے کہ کوئی فریق کسی بھی طور پر فخر اور تکبر کے جذبات کا اظہار ہرگز نہ کرے اگر ترقی یافتہ قومیں دیگر کم ترقی یافتہ ممالک کا استحصال کریں اور ان قوموں کے زرخیز ذہنوں کو ترقی کے مواقع فراہم نہ کریں تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ اضطراب پھیلے گا اور بے چینی عالمی امن اور تحفظ پر غالب آ جائے گی۔...ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک سطح پر نہیں ہیں۔امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کو اس طریق پر مدد دی جائے کہ جس میں کسی فریق کی طرف داری نہ ہو، کوئی مذموم مقصد نہ ہو اور ہر قسم کی دشمنی سے پاک ہو۔امن تب قائم ہوتا ہے جب تمام فریقوں کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کی دولت اور ذرائع پر حاسدانہ نظر نہ رکھی جائے۔ہمیں دوسروں کی املاک کی حرص نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ بھی امن کی تباہی کی باعث ہے۔یقیناً جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔4 جنوری 2013ء)

مئی 2013ء میں Los Angeles Times کو انٹرویو میں فرمایا:

”پہلے ان عرب حکومتوں کو جو ہٹائی گئی ہیں مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (Support) کرتی تھیں اور اب عرب ملکوں کی ان تحریکات میں مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ ...اگر آپ ان ممالک کی کوئی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمسایہ ممالک کے ذریعہ ہو۔“ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 14 جون 2013ء)

مئی 2013ء میں Wall Street Journal کو انٹرویو میں فرمایا:

”میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ سے بچایا جا سکے اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔“

”اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے،عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم مارے جا رہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔28 جون 2013ء)

دوسرے رُخ کے نتائج

28 مئی 2010ء کو لاہور میں 86 بے گناہ احمدیوں کے خون بہائے جانے کے اس واقعہ کا دوسرا فریق وہ سب لوگ ہیں جنہوں نے اس میں عملی طور پر حصہ لیا یا اس کی حمایت کی یا خاموش رہ کر اس کی تائید کی۔

احمدیوں نے تو اپنے امام کے 27 جون 2010ء کے اس حکم پر دل وجان سے عمل کیا کہ:

”ان ظالموں کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ظالموں کو اللہ تعالیٰ پکڑے گا اور ضرور پکڑے گا۔ہمارا کام خدا کے حضور جھکنا اور اس کی رحمت کو جذب کرنا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔30 جولائی 2010ء)

اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہونے کا پہلا اظہار، واقعہ والے دن آپ نے یوں فرمایا تھا:

”مخالفین نے جو یہ اجتماعی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجالانے والوں کو پکڑنا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

(خطبہ فرمودہ 28 مئی 2010ء ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 جون 2010ء صفحہ 5)

سیلابِ بلا

گرفت کا یہ سامان دو ماہ بعد 28 جولائی 2010ء کو اس سیلابِ بلا کی شکل میں ہوا۔جسے گزشتہ 80 سالوں کا بدترین سیلاب کہا گیا اور جس کے متاثرین کی تعداد 2004ء کے بحر ہند کے سونامی، 2005ء کے کشمیر اور 2010ء کے ہیٹی کے زلزلوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ رہی۔

اس سیلاب سے پاکستان کے کل رقبہ کا تقریباً پانچواں حصہ زیر آب آ گیا، چاروں صوبے، آزاد کشمیر اور گلگت، بلتستان کے دو کروڑ افراد متاثر ہوئے۔اور تقریباً دو ہزار اموات ہوئیں۔

(www.paknet.com.pk)

اس سیلاب کو عذاب الٰہی اور قیامت صغریٰ کہا گیا۔علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے کہا:

”پاکستان کے بدترین سیلاب کی تباہ کاریوں نے لاکھوں گھروں کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔...قدرتی آفات، ناگہانی اموات، ٹارگٹ کلنگ اور دہشت گردی کے واقعات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ ہیں۔“ (روزنامہ پاکستان لاہور 5 اگست 2010ء)

جماعت اسلامی صوبہ پنجاب کے امیر نے کہا:

”سیلاب کی شکل میں ملک پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے پوری قوم اور حکومتی عہدیداران کو اللہ سے توبہ استغفار کرنی چاہئے۔“ (روزنامہ دن لاہور 16 اگست 2010ء)

”مولانا فضل الرحمٰن نے ملک بھر میں سیلاب کا سبب اللہ تعالیٰ

کے احکامات سے منہ موڑنے کو قرار دیا ہے۔''

(روزنامہ پاکستان لاہور 5 اگست 2010ء)

مزید سیلاب

تب سے پانی کا یہ عذاب سال بہ سال جاری ہے۔ 2011ء میں سندھ میں سیلاب آیا جس میں 89 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ 15 لاکھ سے زائد گھر تباہ ہوئے اور 434 افراد ہلاک۔

(www.paknet.com.pk)

2012ء کے سیلاب سے سندھ اور بلوچستان میں لاکھوں افراد بے گھر ہوئے۔ لاکھوں ایکڑ فصلیں تباہ، 10 ہزار جانور بہہ گئے۔ 225 افراد ہلاک ہوئے۔

(15 Express Tribune ستمبر 2012ء)

2013ء میں پھر یہی ہوا۔ سیلاب سے 15 لاکھ افراد متاثر ہوئے، 20 ہزار سے زائد مکان تباہ، 128 افراد کی ہلاکت ہوئی۔

(25 Express Tribune اگست 2013ء)

دہشت گردی سے اموات

گو دہشت گردی سے ہلاکتوں کا سلسلہ 2003ء سے جاری ہے لیکن ان ہلاکتوں میں جون 2010ء سے غیر معمولی اضافہ ہوا۔ درج ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ گزشتہ ساڑھے سات سالوں کی ہلاکتوں کی سالانہ اوسط ان چار سالوں میں دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئی:

2003ء تا مئی 2010ء کے عرصہ: ساڑھے 7 سالوں میں

فوجی: 3,081

شہری: 8,394

کل: 11,475

سالانہ اوسط: 1530

جون 2010ء تا 18 مئی 2014ء کے عرصہ: 4 سالوں میں

فوجی: 2,640

شہری: 10,504

کل: 13,144

سالانہ اوسط: 3286

(بحوالہ Institute of Conflict Managemnet Website)

خوف اور بدامنی کے تاریک سائے

قرآن کریم مومنوں کے خوف کو امن سے بدلنے کی بشارت دیتا ہے لیکن اس کے برعکس ملک بھر میں خوف اور بدامنی کا دور دورہ ہے اور اس کے پھیلے ہوئے تاریک سائے ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ لٹ جانے، دہشت گردی کا شکار ہو جانے یا ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بن جانے کا خوف ہر جگہ ہر شخص کو دامن گیر ہے۔ صبح کا گیا اگر شام کو بخیریت لوٹ آئے تو خوش بختی گنی جاتی ہے۔ صاحبان اقتدار بھی اسی طرح خود کو غیر محفوظ جانتے ہیں اور سینکڑوں پہرے داروں کے ساتھ ہی گھر سے باہر نکلنے کی جرأت کرتے ہیں۔ دور دراز واقع جگہوں پر ترقیاتی اسکیموں کے سنگ بنیاد یا افتتاح کی تقریبات دارالحکومت کے محفوظ ایوانوں میں کی جاتی ہیں۔ اور ہر طرح کی عبادت گاہوں میں عبادت گزار بھی مسلح پہرے کے ساتھ ہی جمع ہو پاتے ہیں۔

پھر بددیانتی، کرپشن، مہنگائی اور نا اہلیت کا عفریت اس پر مستزاد ہے جس نے ہر پاکستانی کی زندگی عذاب کی ہوئی ہے۔ اخبارات اور میڈیا جرائم کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بیشتر اشاریوں میں مقابلہ میں پاکستان آخری سطح پر روانڈا، کانگو، صومالیہ، سوڈان اور افغانستان کے ہم پلہ ٹھہرتا ہے۔ ابھی کل یہ خبر چھپی ہے:

'The Fund for Peace - a Washington-based researach organisation has put Pakistan at tenth place just above Zimbabwe and Iraq on its annual failed states index.'

(The News, Karachi, June 30, 2014)

ترجمہ: واشنگٹن میں قائم شدہ 'فنڈ برائے امن' نامی ایک تحقیقاتی ادارہ نے ناکام ریاستوں کے اپنے سالانہ اشاریہ میں پاکستان کو دسویں نمبر پر رکھا ہے جبکہ اس سے بالکل پہلے زمبابوے اور عراق ہیں۔

غرضیکہ عذاب اپنی بے شمار جہتوں سے پاکستان پر مسلط ہے اور سب گویا بند گلی میں نکلنے کا کوئی راستہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ یہ راستہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں جو امام وقت پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 145)

اگر یہ راہ نہ اختیار کی گئی اور موجودہ حالت کو نہ بدلا گیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں یوں ہے:

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کے سلوک کو نہیں دیکھا کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا کر رہا ہے۔ جن آفات نے انہیں گھیرا ہے اس سے عبرت حاصل نہیں کی بلکہ اس کا بھی الٹا اثر ہو رہا ہے۔ اور ان کی حالت قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ (سورۃ انعام 44) والی ہے۔ ان کے دل ان چیزوں کو دیکھ کر اور بھی سخت ہو گئے ہیں اور شیطانیت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

(سورۃ انعام 44:6)

اور شیطان نے جو وہ کرتے تھے انہیں اور بھی خوبصورت کر کے دکھایا۔ یہ لوگ اس چیز کا مصداق بن رہے ہیں۔''

(خطبہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء، ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 جنوری 2011ء صفحہ نمبر 5-6)

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی فرمودہ مستقبل کی یہ خبریں بھی اپنے وقت پر اور بھی شدت سے ظاہر ہوتی جائیں گی:

''سورۃ فاتحہ میں اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ خدایا ایسا کر کہ وہی یہودی ہم نہ بن جائیں۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا یہ مطلب تھا کہ جب اس امت میں مسیح ہوگا کہ اس کے مقابل پر وہ یہود بھی پیدا ہو جائیں گے جن پر اسی دنیا میں خدا کا غضب نازل ہوگا۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 16)

دنیا میں عذاب کی اس مار کی تفصیل آپ نے یہ بیان فرمائی:

''اوّل سخت طاعون سے وہ ہلاک کئے گئے تھے اور پھر جو باقی رہ گئے تھے وہ طیطوس رومی کے ہاتھوں سخت عذاب کے ساتھ ملک سے منتشر کئے گئے تھے۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ ایضاً صفحہ 16)

اے شہیدانِ لاہور!

کتنی بدلی سارے گلشن کی فضا؟ کیسے کہوں
اُڑ گئی امن و سکوں کی فاختہ، کیسے کہوں
بے اماں ہیں سب پرندے کیا ہوا؟ کیسے کہوں
ہم صفیرو! آشیاں کیوں کر جلا؟ کیسے کہوں
اک طرف وحشی درندے، اک طرف لب پہ دعا
تھا انوکھا کس قدر یہ معرکہ، کیسے کہوں
جاں نثاروں کی تھی آمد، قافلہ در قافلہ
اہل ربوہ حوصلہ در حوصلہ، کیسے کہوں
ساتھ ہے خوشبو تمہاری اے شہیدانِ وفا
تم بسے ہو روح میں تم کو جدا، کیسے کہوں

(مکرم انور ندیم علوی صاحب)

دوسری اور آخری قسط

عائلی تنازعات کی وجوہات اور ان کا حل

مکرم ایاز احمد ایاز صاحب صدر قضاء بورڈ کینیڈا

پس گھریلو جھگڑا اس وقت ہو گا جب میاں بیوی قرآنی مساوات پر قائم نہیں رہیں گے۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ج اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ (سورۃ النساء 4:35-36)

ترجمہ: مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عند الضرورت) انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

اور اگر تمہیں ان دو (میاں بیوی) کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو اس (یعنی خاوند) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا اور اس (یعنی بیوی) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) خوب باخبر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

"اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ کا ایک ظاہری معنی تو یہ ہے کہ مرد عموماً عورتوں سے زیادہ مضبوط اور ان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اگر مرد قَوَّامُوْنَ نہیں ہوں گے تو عورتوں کے بھکنے کا امکان زیادہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مرد قَوَّام ہیں جو اپنی بیویوں کے خرچ برداشت کرتے ہیں۔ وہ نکھٹو جو بیویوں کی آمد پر پلتے ہیں وہ ہرگز قَوَّام نہیں ہوتے۔

آیت کے آخری حصہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم قَوَّام ہو اور اس کے باوجود تمہاری بیوی بہت زیادہ باغیانہ روح رکھتی ہے تو اس صورت میں یہ اجازت نہیں کہ اس کو فوری طور پر بدنی سزا دو بلکہ پہلے اسے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت سے نہ مانے تو ازدواجی تعلقات سے کچھ عرصہ تک احتراز کرو۔ (دراصل یہ سزا عورت سے زیادہ مرد کو ہے۔) اگر اس کے باوجود اس کی باغیانہ روش دور نہ ہو تو پھر تمہیں اس پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہے مگر اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی ضرب نہ لگے جو چہرہ پر ہو اور جس سے اس پر کوئی داغ لگ جائے۔ اس آیت کریمہ کے حوالہ سے بہت سے لوگ اپنی بیویوں پر ناجائز تشدد کرتے ہیں کہ مرد کو بیوی کو مارنے کی اجازت ہے حالانکہ اگر مذکورہ بالا شرائط پوری کریں تو بھاری امکان ہے کہ کسی تشدد یا سختی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اگر تشدد جائز ہوتا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بیویوں پر بدنی تشدد کی کوئی ایک ہی مثال نظر آ جاتی۔ حالانکہ بعض بیویاں بعض دفعہ آپؐ کی ناراضگی کا موجب بھی بن جاتی تھیں۔

(نوٹ نمبر 2۔ قرآن کریم اردو ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 134-135)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 30 اگست 2014ء کو فرمایا:

اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو جو ایک گھر کی اکائی ہیں، اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اکائی کی اہمیت کو سمجھنے اور معاشرہ کا اہم حصہ بننے کی تعلیم دی ہے۔ آج کل معاشرہ اپنے حقوق پر بہت زور دیتا ہے مگر اپنے ذمہ فرائض کو بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے۔ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے فرائض اور حقوق ادا کرو گے تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا:

ایک احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبدرحمان بنوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرمایا ہے۔ جو ایک مومن کو عبدرحمان بناتے ہیں۔ ہر احمدی یہ عہد کیا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا اور نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پس اس کی طرف ہر احمدی عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ عفو در گزر ہے، عاجزی اور انکساری کا عہد ہے۔ یہ تمام باتیں شرائط بیعت میں شامل ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے۔

پھر فرمایا:

میاں بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات شادی سے چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے پیدا ہونے کے بعد بھی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ گھر ٹوٹتے ہیں۔ ان کی بڑی وجہ جہالت سے ترکی بہ ترکی

جواب دینا ہی ہے اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات کی وجہ سے رشتے ٹوٹتے ہیں۔اگر ہر انسان قرآن کریم کے احکامات کو سمجھ لے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو گھر کی اکائی سے لے کر معاشرے تک ایک مومنہ اور من امن کے پیامبر بن جاتے ہیں۔سلامتی بکھیرنے والے بن جاتے ہیں۔

پھر فرمایا:

جہاں میاں بیوی میں جھگڑے شروع ہوں وہاں اسلام کی تعلیم اور عقل کا تقاضا ہے کہ دونوں میں سے ایک فرد خاموش ہو جائے تاکہ جھگڑے مزید طول نہ پکڑیں۔پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔گھر کا ماحول اور میاں بیوی کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا:

آنحضرت ﷺ بھی خاص طور پر عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی۔عام طور پر لڑکیوں کی شادی کے بعد پیدا ہونے والے مسائل اور خرابیوں کی وجہ یہی جھوٹ اور ظلم ہے۔پس ایک مومن اور مومنہ عورت کی ذمہ داری کی ہر بات میں یہ غرض ہونی چاہئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 3 ستمبر 2014ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًاo (بنی اسرائیل 38:17)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

جیسا کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے انسان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔کس بات کی اکڑفوں ہے۔بعض لوگ کنویں کے مینڈک ہوتے ہیں، اپنے دائرہ سے باہر نکلنا نہیں چاہتے۔اور وہیں بیٹھے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑی چیز ہیں۔اس کی مثال اس وقت مَیں ایک چھوٹے سے چھوٹے دائرے کی دیتا ہوں، جو ایک گھریلو معاشرے کا دائرہ ہے، آپ کے گھر کا ماحول ہے۔بعض مرد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم بچپن سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے باپ نے ہماری ماں کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ظلم کا رویہ رکھا ہے۔ باپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی ہم سہم کر اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔کبھی باپ کے سامنے ہماری ماں نے یا ہم نے کوئی بات کہہ دی جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایسا ظالم باپ ہے کہ سب کی شامت آجاتی ہے۔تو یہ تکبر ہی ہے جس نے ایسے باپوں کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے اور اکثر ایسے لوگوں نے اپنا رویہ باہر ایسا رکھا ہوتا ہے کہ بڑا اچھا رویہ ہوتا ہے ان کا۔اور لوگ باہر سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان جیسا شریف انسان ہی کوئی نہیں ہے۔اور باہر کی گواہی ان کے حق میں ہوتی ہے۔بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو گھر کے اندر اور باہر ایک جیسا رویہ اپنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کا تو ظاہر ہو جاتا ہے سب کچھ۔تو ایسے بدخُلق اور متکبر لوگوں کے بچے بھی، خاص طور پر لڑکے جب جوان ہوتے ہیں تو اس ظلم کے ردعمل کے طور پر جو انہوں نے ان بچوں کی ماں یا بہن یا ان سے خود کیا ہوتا ہے، ایسے بچے پھر باپوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔اور پھر ایک وقت میں جا کر جب باپ اپنی کمزوری کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس سے خاص طور پر بدلے لیتے ہیں۔مختلف دائرے ہیں معاشرے کے۔ایک گھر کا دائرہ اور اس سے باہر ماحول کا دائرہ۔اپنے اپنے دائرے میں اگر جائزہ لیں تو تکبر کی یہ مثالیں آپ کو ملتی چلی جائیں گی۔''

(خطبات مسرور 2003ء، صفحہ 72-271)

عام طور پر عائلی تنازعات کے اسباب بدظنی، عدم تحمل، چشم پوشی کا فقدان، خودغرضی، عدم اعتماد، ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنے کی بجائے عیب جوئی کرنا، ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال نہ رکھنا، دینی علم کی کمی، تربیت کا فقدان، آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ کا علم نہ ہونا اور خلیفہ وقت کے تعلیمی اور تربیتی خطابات سے عدم واقفیت ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تفرقہ کی بنیادی وجہ عناد ہے۔اور سب سے بڑھ کر اناء کا مسئلہ ہے کہ کس طرح ایک دوسرے کو نیچا دکھایا جائے۔پس گھریلو تشدد ایک بیماری ہے جو عام طور پر تکبر، غصہ، عناد، بغض اور کینہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شرائط بیعت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ ہر قسم کے تکبر، غصہ، بغض، کینہ، عناد اور اناء کے مسئلہ سے بچائے اور عجز وانکسار کی راہوں پر چلائے۔میاں بیوی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گھروں کو جنت بے نظیر بنادے۔آمین

مجھے جانے دو

مکرم پروفیسر محمد اسلم صاؔبر صاحب

کیوں کھڑی کرتے ہو دیواریں۔ مجھے جانے دو
کیوں ہو سونتے ہوئے تلواریں۔ مجھے جانے دو

روکتے کیوں ہو دوانوں کو خدا کے گھر سے
کس لئے کرتے ہو یلغاریں۔ مجھے جانے دو

فصلِ گل اور گلستان و قفس میں بلبل
چھینئے مجھ سے نہ بہاریں۔ مجھے جانے دو

تُو تو سرکاروں کی سرکار ہے میرے مولیٰ
مانع پھر کیوں ہیں یہ سرکاریں۔ مجھے جانے دو

میں ترے روضے کی اک دید کو ترسوں آقاؐ
چھوڑ دو لوگو مہاریں۔ مجھے جانے دو

''ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام''
ڈالئے للہ نہ دراڑیں۔ مجھے جانے دو

رُوئیں رُوئیں میں رچی اُنؐ کی محبّت واللہ
لوگ جو چاہیں پکاریں۔ مجھے جانے دو

عشق سے لوگ منع کرتے چلے آئے ہیں
ہیں مگر عبث یہ پھُنکاریں۔ مجھے جانے دو

مدّتوں روئے جہاں یادِ خدا میں آقاؐ
قرّۃ العین کروں غاریں۔ مجھے جانے دو

راہِ کعبہ و مدینہ سے اٹھا کر روکیں
عاقبت اپنی ہی سنواریں۔ مجھے جانے دو

ہر گھڑی رکھتی ہیں بے تاب دلِ صاؔبر کو
گنبدِ سبز کی چمکاریں۔ مجھے جانے دو

میّت کو غسل دینے کا طریق

مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب

انسانی زندگی جب تک بھی اللہ تبارک تعالیٰ نے دی۔اس کے بعد موت یقینی ہے۔اور کوئی بھی سانس لینے والا انسان، حیوان، چرند پرند، کیڑے مکوڑے گویا کہ مرنا سب کو ہے۔حضرت آدمؑ سے لے کر سب انبیاء اولیا اللہ تک سب نے وفات پائی ۔ پیارے وجود جو انسانوں کو بھی پیارے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمتہ العالمین بھی تھے۔انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔موت آتی ہے اور آ کر رہتی ہے۔اس سے کسی کو مفر نہیں۔

مرحوم کے لئے دعائے مغفرت ہی سب سے بڑا تحفہ ہے۔ انسان جب تک زندہ ہوتا ہے عموماً اس سے مل کر فرحت مسرت محسوس کرتے ہیں۔بقول شاعر ؎

زیست کا مجھ پہ یہ حق ہے کہ میں جینا سیکھوں
موت کا کیا ہے جب آئے گی تو مر جاؤں گا

وہ میرا اپنا پیارا مجھے دن رات چاہنے والا مجھ سے اتنا دور ہو گیا۔اور کبھی وہی جتنا میرے قریب تھا۔بچھڑنا تو نصیب میں لکھا تھا۔سو بچھڑ گیا۔

میت کو جتنی جلدی ہو سکے غسل دینا اور جلد از جلد دفن کرنا چاہئے ۔تاہم لواحقین اور پسماندگان کے مشورہ سے یہ سب امور طے پاتے ہیں۔اور مجبوری یا انتظار میں میت کو سرد خانہ میں رکھا جاتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک میں تو ہر قسم کے اعلیٰ انتظامات موجود ہیں۔

ایک واقعہ

ابھی جوانی کی ابتداء تھی ۔کیمبل پور جو آج کل اٹک کہلاتا ہے۔محترم امیر صاحب جماعت نے پتہ دیا کہ فلاں گاؤں جانا ہے وہاں ایک بزرگ احمدی فوت ہو گئے ہیں۔اُس بزرگ کی ایک بیٹی ہے۔آپ اور چند خدام سائیکلیں لے کر فوراً روانہ ہو جائیں۔ ہم چار نوجوان تھے۔ بارہ میل کا سفر ڈیڑھ گھنٹہ میں پورا کر لیا۔ گاؤں میں ہم میت والے گھر پہنچ گئے۔وہاں کی مستورات نے مل کر اُس بزرگ کی بیٹی کے ساتھ پانی گرم کیا، بیری کے پتے بھی اس میں ڈال دیئے اور کپڑے دھونے کا صابن بھی تھا۔میت کو بان کی چار پائی پر لٹایا ہوا تھا۔اسی چار پائی پر ہم نے اس میت کو اپنی عقل سمجھ کے مطابق غسل یوں دیا کہ طہارت بائیں ہاتھ سے کی اور وضو کروایا۔پھر میت کو دائیں طرف سے غسل دینا شروع کیا اور پھر بائیں طرف سے غسل دیا الغرض میت کو صابن مَل مَل کر لگایا اور ہاتھوں میں دستانے کی جگہ کپڑا لپیٹا تھا، معمولی کپڑے سے جسم کو خشک کیا اور سر کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی کی۔

تھوڑی دیر کے بعد ہماری جماعت کے امیر صاحب چار افراد کے ساتھ آ گئے ۔ان کے پاس کفن کا کپڑا اور کافور بھی تھا۔ اس طرح زندگی میں پہلی مرتبہ ایک میت کو غسل دیا۔ بعدہٗ مسنون طریقہ معلوم کیا تو بتایا گیا کہ یہی طریقہ ہے جو ہم نے اپنایا۔اللہ کا شکر واحسان اور فضل ہوا۔

کینیڈا میں آمد

ابوظبی فوج میں تھا تو میت کو غسل تو گورنمنٹ ہسپتال والے دیتے تھے ۔لیکن دیگر انتظام فوجی کے پبلک ہیلتھ والے (طب الواقعہ) کے ہوتے تھے۔عرصہ دراز تک اس سے منسلک رہا۔

یہاں کینیڈا 1989ء میں آمد ہوئی ۔ جلسہ سالانہ میں متواتر سالہا سال صفائی کا کام ایک ٹیم کے ساتھ کیا۔ہائی جین (Hy giene) کا کورس کیا تھا اس بارہ میں چند احباب کو علم ہوا تو مجھے میت کو غسل دینے کے لئے لے جانے لگے۔اور پھر ایک عرصہ تک شروع شروع میں اسی خدمت پر مامور رہا۔

عام معلومات کے لئے میت کو غسل دینے کے بارہ میں چند امور درج ذیل ہیں۔

میت کو غسل دینے سے قبل لواحقین بعض سوالات کرتے ہیں اور غسل دیتے وقت بھی ان کے ذہن میں سوالات اٹھتے ہیں اور بعض دفعہ غسل دینے والے کو نصیحت بھی کرتے ہیں، ایسے کریں، ویسے کریں تو بہتر ہو گا۔بعض دوسرے لوگ بھی مشورے دیتے ہیں۔ بہر کیف میت کی پردہ پوشی اور رازداری کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

ہماری کوشش ہوتی ہے کہ لواحقین میں سے چند افراد میت کو غسل دینے میں شامل ہو جائیں تو بہتر ہے۔عموماً جماعت احمدیہ کی ٹیم ہی غسل دینے کے تمام فرائض مکمل کرتی ہے۔

میت کو غسل دینے کا طریق

میت کو چادر سے سر سے پاؤں تک ڈھانک دیں۔مصنوعی دانت نکال دیں، چادر میں لپٹا دیں۔پوشیدہ پردہ یعنی ستر کا خاص خیال رکھیں۔زخموں کو صاف کر کے ٹیپ وغیرہ ہٹا دیں۔خون رِستا ہو تو اُسے دبا کر اچھی طرح خشک کریں۔کفن پر دھبہ کوئی نہ لگے۔

اگر مصنوعی دانت نکالنے میں مشکل ہو تو انتظامیہ کو بتا دیا جائے۔وہ ان کو نکالنے کا بہتر انتظام کر سکتے ہیں۔میت جب ہسپتال میں ہو تو پہلے ہی کوشش کریں کہ ہاتھ پاؤں سیدھے رکھیں۔ گردن اور سر کے حصہ کو بھی تکیہ پر باقاعدگی سے رکھیں۔ وقتاً فوقتاً ایسے مریض کو جو قریب المرگ ہو ملنے یا دیکھنے جائیں تو یہ ذمہ داری ضرور نبھائیں۔اس سے یہ سہولت ہو گی کہ جب میت کو صندوق یا تابوت میں ڈالا جاتا ہے تو اگر گھٹنے ٹیڑھے ہوں یا ہاتھ کہنیوں تک مڑے ہوں تو ان کو سیدھا کرنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ زیادہ گرم پانی کے ذریعہ جسم کو نرم کیا جاتا ہے۔تب یہ جسم اپنے معمول پر آتا ہے۔ عام طور پر آنکھیں اور ہونٹ کھلے رہ جاتے ہیں۔اس کے لئے بھی وفات کے فوراً بعد ہونٹوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر رکھیں اور بند کر دیں اور اسی طرح آنکھوں کو بھی انگلیوں سے پکڑ کر بند کر دیں۔آنکھیں بند ہو جائیں گی۔اگر منہ بند نہ ہو انتظامیہ کو بتائیں اور کہیں تو وہ بہتر انداز میں بند کر دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ عورت کی میت کو عورت ہی غسل دیتی ہے۔

(باقی صفحہ 17)

مکرم عبدالمجید ملک صاحب (مرحوم)

پیارے بھائی مکرم عبدالمجید ملک صاحب (مرحوم) کا ذکرِ خیر

المعروف مجید آئرن سٹور گول بازار ربوہ

مکرم حمید اللہ خاں ملک صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ

راقم الحروف کے نہایت پیارے اور ہر دلعزیز تایا زاد بھائی مکرم عبدالمجید ملک صاحب ابن مکرم ومحترم ملک غلام نبی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ڈسکہ، اُن نو واردان بساطِ تعمیر ربوہ میں سے تھے جنہوں نے ربوہ کی تعمیر کے ابتدائی مرحلہ میں گول بازار ربوہ میں ایک ناپختہ دوکان المعروف مجید آئرن سٹور کھول کر اہل ربوہ اور جماعت احمدیہ کے اداروں کو عمارتی سامان مہیا کر کے تعمیرِ ربوہ میں خصوصی حصہ لیا۔

یہ زمین جہاں آج ربوہ کی عظیم الشان بستی آباد ہے سنگلاخ پہاڑیوں کے درمیان گھری ہوئی وہ جگہ ہے جہاں گھاس کا ایک تنکا بھی نہیں اُگتا تھا۔ اور یہ جگہ وادی غیر ذی زرع سے ایک پاکیزہ مشابہت رکھتی تھی۔ اس بے آباد خطہ پر ایک ذہین وفہیم کی صاحبِ نظر کی نظر پڑی اور اِس بے آب وگیاہ زمین کی قسمت جاگ پڑی۔

کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد

اور صاحبِ نظر کے تفکر اور شب وروز کی محنتِ شاقہ کے طفیل ایک نئی بستی وجود میں آ گئی۔ جہاں گھاس کا ایک تنکا بھی نہیں اُگتا تھا وہاں سرسبز درخت، خوشنما پھول اور پودے لہلانے لگے۔ صاحبِ نظر کے سایہ تلے اس نئی بستی کی تعمیر میں برادرم عبدالمجید ملک صاحب مرحوم نے بھرپور حصہ لیا۔ اور دن رات کی بھاگ دوڑ کے ذریعہ مکانات اور اداروں کی تعمیر کے لئے عمارتی سامان بروقت اور مناسب نرخوں پر مہیا کیا۔

مرحوم، راقم الحروف کے تایا زاد بھائی تھے۔ لیکن اپنی محبت اور خلوص کے بل بوتے پر تمام رشتوں پر سبقت لے گئے۔ تمام عزیزوں سے اُن کا تعلق بڑا مضبوط گہرا اور مخلصانہ تھا۔ اُن کے پیار، خلوص اور الفت کے قدرتی چشمہ سے سب سیراب ہوئے۔ بیرون ربوہ مقیم تمام عزیز واقارب جب بھی ربوہ آتے تو اُن کا قیام مرحوم کے پاس ہی ہوتا۔ اُن کی مہمان نوازی مثالی تھی۔ اور یہ مہمان نوازی یک طرفہ تھی۔ تمام عزیز واقارب اِس سے مستفیض ہوتے۔ خاکسار سے اُن کا تعلق بہت گہرا اور منفرد تھا۔ تمام گھریلو کاروباری اور دیگر پیش آمدہ معاملات میں خاکسار سے مشورہ کرتے اور خاکسار کی رائے کو بہت اہمیت دیتے۔ مرحوم اپنی کاروباری اور ذاتی زندگی میں ہر کام نہایت ایمانداری اور دیانت داری سے کرتے۔ گول بازار سے اپنے کاروبار کو ریلوے روڈ پر اپنی ملکیتی اراضی پر منتقل کیا اور ملک برادرز کے نام سے نئی دوکان کھولی اور پھر اِسی جگہ ملک مارکیٹ کے نام سے ایک نئی مارکیٹ تعمیر کی۔ بعدازاں کاروبار سے سبک دوش ہو گئے۔

مرحوم ایک عرصہ سے صاحبِ فراش تھے۔ لیکن علالت نے کوئی تشویشناک صورت اختیار نہیں کی تھی۔ جس سے اُن کی جدائی کا خطرہ محسوس ہو۔ مورخہ 5 جون 2014ء کو 80 سال کی عمر میں داغِ مفارقت دے کر اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے تین بھائی ہیں۔ مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ میں مقیم ہیں اور وہ بھی صاحبِ فراش ہیں۔ اللہ اُن کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین! مکرم ملک عبدالخالق صاحب بریڈفورڈ، انگلینڈ میں مقیم ہیں اور تیسرے مکرم ملک عبدالحمید صاحب کینیڈا میں بودوباش رکھتے ہیں اور ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے نیشنل سیکریٹری فنانس، ڈائریکٹر احمدیہ ابوڈ آف پیس اور قضاء بورڈ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے عزیزان عبدالباسط ملک صاحب، عبدالغفور ملک صاحب، عبدالرؤف ملک صاحب اور ایک بیٹی عزیزہ امتہ المتین چھوڑے ہیں۔

آپ خاکسار کی اہلیہ محترمہ رضیہ ملک صاحبہ، پیس ولیج ساؤتھ اور محترمہ صفیہ ارشد ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ارشد علی صاحب مسس ساگا کے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

پسران اور دختر تمام شادی شدہ اور اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ اللہ جلشانہ نے مرحوم کے تمام اوصافِ حمیدہ اولاد میں بدرجہ اتم ودیعت کئے ہیں۔ والد مرحوم کی زندگی میں پسران نہایت اطاعت گذار رہے اور اب مرحوم کی وفات کے بعد اُن عزیزوں کے بھی اطاعت گذار ہیں جن سے اُن کے والد مرحوم کے تعلقات مخلصانہ اور پیار بھرے تھے۔ پسران نے والد مرحوم کی علالت کے دوران نہایت صدقِ دل اور فرمابرداری سے خدمت کی۔ عزیزم عبدالباسط ملک صاحب انگلینڈ میں اپنا کاروبار اور بال بچوں کو چھوڑ کر تین ماہ والد مرحوم کے پاس اور ساتھ رہے اور تندہی سے والد کی خدمت کی۔ عزیزم عبدالغفور ملک صاحب تو والد صاحب کے ساتھ ہی قیام پذیر تھے اور ہمہ وقتی خدمت میں مصروف۔ عزیزم عبدالرؤف ملک صاحب بھی گاہے بگاہے جرمنی سے تشریف لا کر عیادت اور خدمت بجا لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو وافر جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

7 جون 2014ء کو مرحوم کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں ادا کی گئی۔ اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شمولیت اختیار کر کے مرحوم کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انورؔ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور نماز سے قبل مرحوم کی خوبیوں اور اوصاف کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا کہ مرحوم ربوہ کے اُن اوّلین اور ابتدائی آبادکاروں میں سے تھے جنہوں نے خلافتِ حقہ کی گراں قدر اور بابرکت راہنمائی میں ربوہ کی آبادکاری کے لئے دن رات محنت، دیانت اور ایمانداری سے کام کیا۔ مرحوم جماعتی نظام کے بڑے پابند تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص تعلق رکھتے تھے۔ چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اپنی دیانت داری اور ملنساری کے سبب کاروباری حلقوں کے علاوہ عوام میں بھی بڑے مقبول تھے۔

(باقی صفحہ 17)

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کے ساتھ ایک شام

پچھلے دنوں جب جماعت احمدیہ کے شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب امریکہ سے ہوتے ہوئے کینیڈا پہنچے تو شعروادب سے دلچسپی رکھنے والے اُن کے شاگرد اور ہم مکتب کہاں چین سے بیٹھنے والے تھے۔ محترم عابد صاحب کا قیام اپنے صاحبزادے مکرم طارق عدنان صاحب کے ہاں تھا جو بریمپٹن میں مقیم ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو اُنہیں مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے آن لیا اور برایمپٹن کے نمازوں کے مراکز میں خوبصورت محفلیں سجائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس حُسنِ بیان نے بھی 27 ستمبر 2014ء کی شام ایوان طاہر کے وسیع ہال میں مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا۔ جب کہ خواتین کے لئے ہال سے ملحقہ ملٹی پرپز ہال میں انتظام کیا گیا اور وہاں پر دو بڑے ٹی وی لگا دئے گئے۔ جہاں پر ایک سو کے لگ بھگ خواتین مشاعرہ سے لطف اندوز ہوئیں۔

مشاعرہ سے قبل شعرائے کرام اور دیگر احباب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس خصوصی شام کے میر مشاعرہ محترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب تھے۔ چنانچہ اس محفل کا آغاز نماز مغرب کے بعد ساڑھے سات بجے ہوا۔ اور محترم عبدالحمید حمیدی صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

تقریب کا آغاز مکرم باسل رضابٹ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم فرخ طاہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم شیریں کلام سے چند اشعار ترنم سے پیش کئے۔

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے میرے سلطاں تیرا

مہمان شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب میر مشاعرہ کے ہمراہ اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ اس شام کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ مہمان شاعر کا کلام ہی زیادہ تر سنا جائے اور انہیں ہی کلام پیش کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے۔

بہرکیف مشاعرہ کے باقاعدہ آغاز کے لئے شعراء حضرات کو اسٹیج پر بچھی نشستوں پر بیٹھنے کی دعوت دی گئی۔ مکرم حمیدی صاحب نے مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندگی بخش علم الکلام نے اردو زبان کو نہ صرف نئی زندگی بخشی بلکہ اُسے مالا مال کردیا، آپؑ کا فارسی، عربی اور اردو منظوم کلام ایسا پُرشوکت اور پُراثر ہے کہ پڑھنے اور سُننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپؑ نے اپنے منظوم کلام سے روحوں کی پاکیزگی کا کام لیا اور تبلیغ کا ایسا حق ادا کیا کہ اُس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حمیدی صاحب نے بتایا کہ ہمارے آج کے مہمان شاعر مکرم عابد صاحب کا تعلق اُسی سیالکوٹ شہر سے ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا وطن ثانی قرار دیا۔ مکرم پروفیسر عابد صاحب نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو میں ایم اے کیا۔ اور اس کے بعد 33 سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ آپ نے اپنی پہلی غزل 15 سال کی عمر میں اُس وقت کہی جب آپ ساتویں جماعت کے طالب علم تھے۔ آپ کے کلام کا مجموعہ ”درد کے شہر میں“ شائع ہو چکا ہے جب کہ دو اور مجموعے اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر لکھی گئی آپ کی ایک نظم جو زبانِ زدعام ہوئی، وہ یہ ہے۔

اے فضل عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

یہ نظم ربوہ میں یوم مصلح موعودؓ کے جلسوں میں اکثر پڑھی جاتی رہی اور یہ نظم آپ کی پہچان بن گئی ہے۔

حمیدی صاحب نے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں اور ہمیں اپنے کلام سے نوازیں گے۔ اس مختصر تعارف کے بعد حسب روایت مکرم حمیدی صاحب نے اپنی تازہ غزل پیش کی۔

جہاں سے دور ہوتے جا رہے ہیں
بہت رنجور ہوتے جا رہے ہیں
بہت مجبور کردیتی ہے دنیا
بہت مجبور ہوتے جا رہے ہیں

مقامی شعراء میں سے پہلے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم نجیب اللہ ایازؔ صاحب نے اپنی نظم پیش کی۔

آج یوں دل میں کسی یاد کی خوشبو آئی
جیسے گلشن میں مہک جائے کوئی تازہ کلی

ان کے بعد مکرم عدنان نصرت صاحب نے اپنے تازہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

وہ میری ذات کے اندر کہیں چُھپا ہوا تھا
مہ تمام تھا یا گردش میں رُکا ہوا تھا
تیری نظر سے نہ گزرا یہ میری قسمت تھی
میں سنگ میل تھا اور راہ میں پڑا ہوا تھا

مکرم انصر رضا صاحب مشنری وان نے اپنا خوبصورت کلام پیش کیا۔

تو میرا چاک گریباں رفو نہیں کرتا
تو کیا کسی سے بھی گفتگو نہیں کرتا
بتا یہ کھول کیوں رکھا ہے تونے مے خانہ
جو تو کسی کے بھی آگے صبو نہیں کرتا

آپ کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم صابرؔ صاحب، صدر مجلس حسن بیان نے اپنی ایک طویل نظم ترنم سے سُنائی اور خوب داد وصول کی۔

کیوں کھڑی کرتے ہو دیواریں۔ مجھے جانے دو
کیوں ہو سونتے ہوئے تلواریں۔ مجھے جانے دو
روکتے کیوں ہو دوانوں کو خدا کے گھر سے
اس سے کرتے ہو یلغار۔ مجھے جانے دو

آپ کے بعد مشہور شاعر، صاحب دیوان، مکرم افضال نوید صاحب اپنے مخصوص مسکراتے ہوئے انداز سے یوں گویا ہوئے۔

کسی سحر کا کسی شام کا نہیں رہتا
جو تیرا ہو وہ کسی کام کا نہیں رہتا
ٹھہر گیا ہے میرے دل میں سانس لینے کو
وگرنہ چاند کسی بام کا نہیں رہتا

مقامی شعراء کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کو دعوت کلام دی گئی اور آپ کے مائیک پر آتے ہی فرمائشوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ آپ نے اپنے کچھ تازہ کلام سے اور کچھ پرانی سدا بہار نظموں سے حاضرین کی تشنگی کو کسی حد تک مٹایا۔

تو میرے شہر کا تھا کچھ تو پاس رکھنا تھا
بھرے جہان میں مجھے ہی اُداس رکھنا تھا
میں زخم اوڑھ کے تجھ کو گلاب دیتا رہا
تیرا یہ حق تھا۔ تجھے خوش لباس رکھنا تھا

پہلے دور کے اختتام پر سامعین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کیا گیا۔

محفل کا دوسرا دور نماز عشاء کے بعد دوبارہ شروع ہوا تو پہلے مکرم افضال نوید صاحب سے کچھ فرمائشیں ہوئیں جس کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کو بار بار زحمت کلام دی گئی۔ آپ نے چند غزلیں ترنم سے سُنائیں۔

آخر میں میر مشاعرہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ اور خوب داد حاصل کی۔

کبھی تو غور کرو میری اس پہیلی پر
کہ جان سولی پہ ہے اور سر ہتھیلی پر
مکیں تو جا چکا نیلے سمندروں سے پرے
ٹکی ہوئی ہیں نگاہیں اسی حویلی پر

اس خوبصورت شام میں نہ صرف وان اور ارد گرد کی جماعتوں کے دوستوں نے شرکت کی بلکہ جی ٹی اے کی جماعتوں اور نواسکوشیا سڈنی سے آئے ہوئے مہمان بھی شامل ہوئے۔

ساڑھے نو بجے شب یہ پُر رونق مجلس اختتام کو پہنچی۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

بقیہ از وقفِ جدید

مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔"

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 364۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دعا ہے اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

ایک ضروری اعلان

جیسا کہ تمام احباب کے علم میں ہے ہر سال 31 دسمبر کو وقف جدید کا سال ختم ہوتا ہے لہٰذا تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے وقف جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین۔

بقیہ از میّت کو غسل دینے کا طریق

کفن

ایک چادر بڑی سب سے نیچے بچھائی جاتی ہے اس کے نیچے لمبی پٹی پاؤں کی طرف، درمیان میں اور ایک سر کی طرف رکھ دیں۔ یہ تینوں پٹیاں کفن کے ساتھ ہوتی ہیں۔ دھوتی یا لنگی دوسری چادر اس بڑی چادر پر آتی ہے۔ کرتہ رکھا جاتا ہے۔ سر کو داخل کرنے کے لئے اس کو پھاڑا جاتا ہے۔ کوشش کرکے میت کو سیدھا لٹایا جائے اور سر کو سیدھا رکھیں۔ کفن چھوٹا نہ ہو۔ عورت کے لئے سینہ بند ڈالا جاتا ہے اور ایک رومال سر پر باندھنے کے لئے ہوتا ہے۔ میت کے کفن پر نیچے اوپر کافور پسا ہوا ڈالا جاتا ہے۔ کافور عام سٹوروں سے ملتا ہے۔ اسے کنفر camphor کہتے ہیں۔ عطر، خوشبو، پرفیوم وغیرہ بے شک لگائیں۔ لیکن کفن سفید ہوتا ہے اور سلائی کے بغیر ہوتا ہے۔ اس پر کوئی داغ دھبہ نہ ڈالیں، احتیاط کریں۔ غسل کے دوران ہدایات پر عمل کریں۔ دعائے مغفرت مانگیں۔ آپس میں باتیں مت کریں۔ باوضو ہو کر غسل میں شامل ہوں۔ موبائیل فون باہر رکھ کر اندر جائیں۔

میت کو غسل دینے کا تمام مندرجہ بالا طریقہ غسل دینے سے پہلے ہی متعلقہ افراد کو اچھی طرح بتا دیں۔

یاد رہے کہ عورت کی میت کو عورت ہی کفن پہناتی ہے۔

شہید

دوران جنگ شہداء کے لئے کفن اور غسل کی ضرورت نہیں۔ انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے۔ اگر جسم پر زخموں کی زیادتی ہو تو انہیں احتیاط سے صاف کر دیں۔

اسی طرح ڈوبنے والے کو بھی غسل نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ یہ بھی شہید کہلاتا ہے۔ اگر غسل دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

بقیہ از مکرم ملک عبدالمجید صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے موقعہ پر بھی افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل ربوہ اور عزیزان کی کثیر تعداد موجود تھی۔

15 جولائی 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں قبل نماز ظہر غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

25 جولائی 2014ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرکزی مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

نظم (خلافت سے متعلق)

مکرم احمد مبارک صاحب

مجھے رستہ دکھانے کو ستارہ دور تک پہنچا
کہیں بھٹکا نہیں آخر درِ مسرور تک پہنچا
رخِ انور کو تکنے طالب و مطلوب سب پہنچے
ہجومِ عاشقاں پہنچا، بُتِ مغرور تک پہنچا
مئے عرفان تازہ چل رہی تھی اس کی مجلس میں
پیالہ در پیالہ مجھ دلِ مخمور تک پہنچا
زمانہ چل رہا ہے کس قدر بے سمت و بے منزل
میرے مالک تُو اُس کو وقت کے مامور تک پہنچا

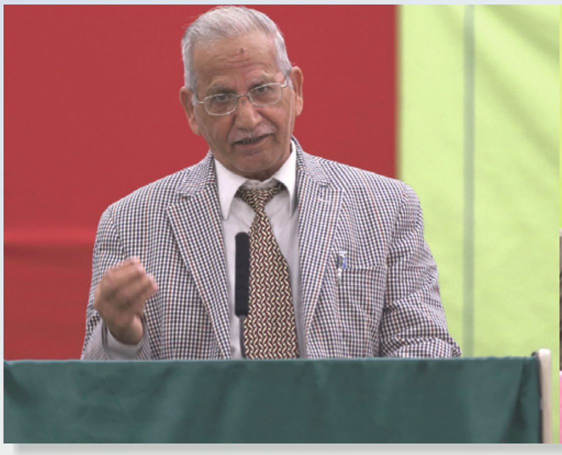

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کے ساتھ ایک شام کی چند جھلکیاں

ٹورانٹو میں نمازِ عیدالاضحیہ کی تقریبات

ٹورانٹو اوراُس کے گردونواح میں نمازِ عید الاضحیہ 5 اکتوبر 2014ءاتوار کے روز منائی گئی نماز عید کے لئے تین بڑے اجتماعات کا انتظام کیا گیا تھا۔تمام مقامات پر نماز عید کا وقت صبح دس بجے مقرر تھا۔قدرے خنکی اور ٹھنڈی ہوا تھی۔چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے عید منانے کا جوش وجذبہ عیدگاہوں کی حاضری سے عیاں تھا۔

نماز عیدین کا طریق

نماز عید کے تمام مراکز میں دُعاؤں کے اعلانات کے درمیانی وقفہ میں بار بار مسنون تکبیرات دہرائی گئیں۔اور نماز عید ادا کرنے سے قبل یہ بھی بتایا گیا کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔دو رکعت نماز عید ادا کرنے کے بعد خطبہ عید پڑھا جاتا ہے۔جس طرح عید کی نماز توجہ اور خاموشی سے ادا کی جاتی ہے اسی طرح عید کا خطبہ بھی پوری توجہ اور خاموشی سے سنا جاتا ہے۔کیونکہ یہ عبادت کا حصہ ہے۔

عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں یہ فرق ہے کہ جمعہ کا خطبہ پہلے ہوتا ہے اور دو رکعت نماز بعد میں ادا کی جاتی ہے جب کہ عیدین کے موقع پر دو رکعت نماز پہلے ادا کی جاتی ہے خطبہ عید بعد میں پڑھا جاتا ہے۔

انٹرنیشنل سنٹر۔مسی ساگا میں نماز عید

جماعت احمدیہ کینیڈا کی نماز عید کا سب سے بڑا اجتماع ایئرپورٹ روڈ پر واقع انٹرنیشنل سنٹر کے ہال نمبر 2 میں منعقد ہوا۔ جہاں پر 7140 احباب وخواتین نے نماز عید ادا کی۔وقت سے بہت پہلے احباب وخواتین اپنے بچوں کے ساتھ پورے اہتمام سے عیدگاہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔

ساڑھے نو بجے محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دُعاؤں کی درخواست کے ساتھ مسنون تکبیرات دوہرائیں اور نماز جمعہ اور نماز عیدین کے طریق کا فرق بیان کیا۔

10 بج کر 7 منٹ پر نماز عید کے لئے صفیں درست کی گئیں اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز ادا کی گئی۔

انٹرنیشنل سنٹر میں خطبہ عیدالاضحیہ

10 بج کر 17 منٹ پر محترم امیر صاحب عید الاضحیہ کا خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے مائیک پر تشریف لائے اور آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ ابراہیم کی درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَاالْبَلَدَاٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَ صْنَامَo رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّه‘ مِنِّيْ ج وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo رَبَّنَآ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَo (سورۃ ابراھیم 14:36-38)

ترجمہ : ۳۶۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

۳۷۔ اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنادیا ہے۔پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۸۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے ربّ! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔

اس کے بعد فرمایا کہ آج عیدالاضحیہ ہے اور ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان کی عظیم قربانیوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں،خُدا آپؑ کی اِس بے مثال قربانی پر اِس قدر خوش ہوا کہ اُس نے اِس لازوال قربانی کی یاد کو تاابد ساری دنیا میں زندہ رکھنے کے لئے حج کے فریضہ سے باندھ دیا اور آج لاکھوں مسلمان مکہ میں اُس مقام پر جمع ہوکر لبیک الھم لبیک کی آوازیں بلند کررہے ہیں۔اِس قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہزاروں جانور منٰی کے میدان میں اور ساری دنیا میں ذبح کئے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

”ہرگز اللہ تک نہ اُن کے گوشت پہنچیں گے اور نہ اُن کے خون لیکن تمہارا تقوی اُس تک پہنچے گا۔“ (سورۃ الحج 22:38)

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ تقویٰ کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ہے جس کا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی بیوی حضرت ہاجرہ علیہاالسلام نے پیش کیا۔

”یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اور اُن لوگوں میں جو اُس کے ساتھ تھے ایک اُسوہ حسنہ ہے۔“ (سورۃ الممتحنہ 60:5)

اطاعت اور فرمانبرداری کا یہ کیسا مظاہرہ تھا؟ یہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان کی اجتماعی قربانی تھی۔ اُنہیں اپنی بیوی اور بچے کو فلسطین کے جنوب میں ہزار میل سے زائد دور مکہ کے بے آب وگیاہ صحرا میں تنہا چھوڑنے کا حکم تھا تا دنیا میں توحید قائم ہوسکے اور خدا کی عبادت کا پہلا گھر تعمیر ہو سکے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پہلے بیٹے تھے جو حضرت ابراہیم علیہ

السلام کی عمر کے آخری حصہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ کو ایک ایسے جنگل بیابان میں چھوڑنا جہاں پینے کا پانی بھی میسر نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلانے کے لئے اُس قربانی کا غماز ہے جو اُس خاندان نے پیش کی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دین کی خاطر جانیں قربان کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

اِس عظیم قربانی کے عمومی درج ذیل مقاصد تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام

☆ خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر کی از سرِ نو تعمیر

☆ روزانہ نماز کا قیام

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آج عید الاضحیہ کی تقریب میں شرکت کرتے وقت ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی جان، مال، عزت اور آبرو کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب ہم سے کسی قربانی کا تقاضا کیا جاتا ہے تو ہمیں قربانی کے اِس اعلیٰ معیار کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

آپ نے فرمایا کہ کینیڈا ایک وسیع ملک ہے جہاں ہمیں توحید کا پیغام پہنچانے اور مساجد کی تعمیر کے وافر مواقع میسر ہیں۔ آیئے ہم ابراہیمی دور کی اُن قربانیوں کو تازہ کریں اور ان مواقعوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ عید خوشی کا ایک موقع ہے جس میں ہم اپنے دوستوں اور عزیزوں سے ملتے ہیں۔ آیئے ہم اپنی روحانی خوشیوں میں اضافہ کے لئے یہ عہد کریں کہ آج ہم ایک ایسے خاندان کو بھی ملیں جن سے ہم عموماً نہیں ملتے۔

اجتماعی دُعا

تقریباً 10 بج کر 40 منٹ پر خطبہ ثانیہ کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں حضور انور کی صحت و سلامتی، حضور کی تائید و نصرت، تمام منصوبوں میں کامیابی، شہدائے احمدیت اور اسیران راہ مولا کے خاندانوں اور پاکستان اور دیگر ممالک میں مشکلات کا شکار احمدی بھائی بہنوں کے لئے دُعا کی گئی۔

مسجد بیت الاسلام۔ وان میں نماز عید

وان شہر، پیس ویلج اور ارد گرد کی جماعتوں نے عید الاضحیہ کی نماز مسجد بیت الاسلام میں ادا کی۔ یہاں کی نماز عید تو پیس ویلج کی گلیوں سے ہی شروع ہو جاتی ہے جب بچے سج بن کر والدین کی اُنگلی تھامے مسجد کی طرف اچھلتے کودتے جاتے ہیں اور یوں وطن سے دوری کا احساس مٹ جاتا ہے۔ اِس عید پر بھی احباب کے لئے نماز عید کا انتظام مسجد بیت الاسلام میں کیا گیا تھا جب کہ خواتین نے نماز ایوان طاہر میں ادا کی۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری یارک ریجن کی امامت میں ٹھیک 10 بجے نماز عید ادا کی گئی جس میں 2775 احباب اور 2950 خواتین اور بچے شامل ہوئے۔ یارک ریجن کی جماعتوں کے خدام نے وقارِ عمل اور سکیورٹی کے انتظام کو احسن طریق سے سرانجام دیا۔

مسجد بیت الاسلام میں خطبہ عید

مسنون دو رکعت نماز عید ادا کرنے کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمانے کے لئے مائیک پر تشریف لائے اور آپ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الصافات کی درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِo رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَo فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍo فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰیؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَo فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِo وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرَاهِیْمُo قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَاج اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَo اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُo وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍo وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَo سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَo کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَo اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَo

(سورۃ الصافات 37: 100-112)

ترجمہ: اور اس نے کہا میں یقیناً اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔ پس ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہوگئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

اس کے بعد فرمایا کہ آج عید الاضحیہ ہے اور ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان کی عظیم الشان قربانیوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے قربانی کی اصل غرض وغایت بیان کی اور مذکورہ بالا آیات کریمہ تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خود کو پیش کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے پیارے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ وہ یہ عظیم الشان قربانی خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے لئے دینا چاہتے تھے۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ قربانی کی اصل روح اُن جانوروں کی قربانی میں نہیں ہے جو عید الاضحیہ کے موقع پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اصل قربانی یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسا کرتے ہیں، جب ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا مال اور خاص طور پر اپنا وقت قربان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس عید کے ذریعہ ہمیں جو پیغام ملتا ہے وہ یہ ہے کہ جب ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بلایا جائے تو ہمیں اُس کی آواز پر لبیک کہنا چاہیے اور یہی وہ فعل ہے جو ہمیں خدا سے جوڑتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب عید الاضحیہ تقریباً پونے گیارہ بجے اختتام کو پہنچی۔

پکرنگ میں نماز عید

مارکھم، درہم، پکرنگ اور اس کے ارد گرد کی جماعتوں کے 780 احباب وخواتین نے بچوں کے ہمراہ نماز عید الاضحیہ پکرنگ Pickering میں واقع پائن ریج سیکنڈری سکول Pine Ridge Secondary School میں صبح دس بجے ادا کی۔ امامت کے فرائض جی ٹی اے ریجن کی جماعتوں کے مشنری مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے ادا کئے۔

خطبہ عید الاضحیہ

خطبہ عید الاضحیٰ میں مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ مورخہ 11 جون 1927ء کا خلاصہ پیش کیا۔

جس میں حضور انورؓ نے فرمایا کہ آج کا دن اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ یہ دن یادگار ہے ایک نئے دور کی جو دنیا پر آیا۔ یہ دن یادگار ہے ایک نئے دور کی جس نے پہلے دور کو ختم کر دیا۔ یہ دن یادگار ہے ایک نئے آدم کی جس نے نئی قسم کی نسل جاری کی۔ یہ دن یادگار ہے اس آدم کی جس کے ذریعہ اعلیٰ اصلاح کا کام شروع ہوا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور اعلیٰ اصلاح کا دور ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو بڑی خصوصیتیں حاصل ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کا نام رکھا جس کے سپرد آخری اصلاح دنیا کی رکھی گئی ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بشارت کے لئے چنا اور ان کے ذریعہ بتایا کہ آئندہ اسلام کا دور ہوگا۔ اس طرح ایک تو خدا تعالیٰ نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کو ذاتی قربانی کے لئے چنا اور دوسری یہ خصوصیت ان کے لئے مقدر فرمائی کہ ان کو اعلیٰ قربانی کے لئے چنا۔ ان کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں اور اکلوتے بیٹے کو ذبح کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس رؤیا کو عملاً پورا کرنا چاہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے یہ نظر انداز کر دیا کہ 90 سال کی عمر میں ان کو بیٹا ملا تھا۔ انہوں نے چاہا کہ اس بیٹے کو بھی خدا کی رضا کے لئے قربان کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ انہیں اور سبق دینا چاہتا تھا اور وہ عظیم الشان سبق یہ تھا جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے اب بھی مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ لوگ اٹھتے ہیں اور بکرے کی قربانی کر دیتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ بکرے کی قربانی کس بات کی علامت ہے؟ اور خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا چاہا تھا؟

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کے دستور کے مطابق اپنے بیٹے سے کہا کہ میں تمہیں قربان کرنا چاہتا ہوں اور بیٹا بھی اس کے لئے تیار ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے کہا یہ نہیں دنبہ لو اور اسے ذبح کرو، وہ بیٹے کی قربانی کا قائم مقام ہوگا۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ بیٹا اور دنبہ برابر نہیں ہو سکتے۔ بات یہ ہے کہ دنبہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے ذبح نہیں ہوا۔ بلکہ اس میں اور حکمت تھی اور وہ حکمت یہی تھی جس سے اصل اور حقیقی زندگی کا دور شروع ہوا۔

عام طور پر انسان اولاد کو خوب کھلاتا پلاتا اور اس کی خاطر کرتا ہے۔ جتنی زیادہ ناجائز محبت کرنے والے ماں باپ ہوتے ہیں، اتنی ہی زیادہ انہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ ان کے بچے خوب کھائیں پئیں۔ مگر یہ حیوانوں والی زندگی ہوتی ہے۔ اس طرح وہ گویا اولاد نہیں پالتے بلکہ دنبہ پالتے ہیں۔ کیونکہ دنبہ کے لئے صرف کھانے پینے اور رہائش ہی کی فکر کرنی پڑتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا میں یہ دکھایا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرو تو اس کا یہ مطلب تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں جو دنبہ کی خصلت ہے اسے ذبح کرو۔ یہ نہیں کہ اس کی انسانیت کی خصلت کو ذبح کر دو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کو عملی جامہ اس طرح پہنایا کہ دنیا سے الگ تھلگ ایک وادی غیر ذی زرع میں جہاں دنبہ نہ بن سکے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو چھوڑ آئے۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اعلیٰ زندگی کی اصلاح کی بنیاد رکھی گئی اور بتایا گیا کہ بیٹوں کو دنبوں کی طرح نہ پالو بلکہ ان کی روحانی تربیت کا خیال رکھو۔ اور جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اسمٰعیل کی نسل میں نبوت رہے گی تو یہ نتیجہ تھا دنبہ کی قربانی کا۔ مطلب یہ کہ اگر اولاد کی اصلاح اور تربیت کو خیال رکھا جائے گا اور اسے دنبہ کی طرح نہ پالو گے بلکہ دنبہ پن کو قربان کر دو گے تو ان کے نتیجہ میں اس اولاد میں نبوت رہے گی۔ اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت رہنے کا وعدہ تھا۔

پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض تم پر اور تمہاری اولاد پر ہمیشہ نازل ہوتے رہیں تو اپنی اولاد کو دنبہ کی طرح نہ پالو بلکہ اس کی روحانی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ اس میں پیدا کرو۔ اگر تم اولاد کی اصلاح کی طرف اس طرح توجہ کرو گے اور حیوانوں کی طرح اس کی پرورش نہ کرو گے بلکہ انسانوں کی طرح کرو گے تو انسانیت اس میں مذہب کے طور پر قائم ہو جائے گی۔ اور جب یہ قائم ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوں گے۔

پس یہ جسے قربانی کی عید کہا جاتا ہے یہ دراصل اولاد کی قربانی کی عید ہے۔ جب بکرے اور دنبے کی قربانی کی جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہماری اولاد جوان ہو کر دنبے نہ بنے گی بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت اور الفت میں اپنے دنبہ پن کو ذبح کر چکی ہوگی۔

پس اپنی اولادوں میں اخلاقِ حسنہ اور قومی روح پیدا کریں اور انہیں دین کے خادم بنائیں۔ اس وقت سے زیادہ کبھی اسلام کو خادموں کی ضرورت نہیں پڑی۔ آج بہت نازک حالت ہے۔ تمام دنیا اسلام کے خلاف کھڑی ہے۔ اگر ہماری اولاد کے دلوں میں اسلام کی محبت اور الفت نہ ہوگی وہ اسلام کی شیدائی نہ ہوگی تو ہماری ساری کوششیں ضائع ہو جائیں گی۔ اور دشمن اپنے انتظام کی قوت اور زور سے مسلمانوں کو اس طرح اڑا دے گی جس طرح آندھی خس و خاشاک کو اڑا لے جاتی ہے۔ ایسی حالات میں اسلام کی حفاظت کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنی اولاد میں اسلام کی محبت پیدا کریں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشا کے ماتحت اولاد کی قربانی کر کے ان فیوض کو حاصل کریں جو ابراہیمی قربانی کے نتیجہ میں مل سکتے ہیں اور آئندہ کے تمام فیوض مسلمانوں کے لئے مخصوص ہو جائیں۔ ہماری نسلیں عام اخلاق بھی ایسے اعلیٰ دکھائیں کہ لوگ محسوس کریں کہ سوائے اسلام کے کہیں نجات نہیں ہے۔ آمین!

(ماخوذ از روزنامہ الفضل قادیان۔ 21 جون 1920ء)

خطبہ ثانیہ کے بعد اجتماعی دُعا سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی اور دوست احباب روایتی انداز میں جوش و خروش سے عید ملتے رہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے دیگر شہروں میں بھی خوب جوش و خروش سے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

ہملٹن	(Hamilton)	465
لندن انٹاریو	(London Ontario)	45
سڈبری	(Sudbury)	10
سیسکاٹون	(Saskatoon)	695
نیوفاؤنڈلینڈ	(Newfoundland)	7
لائیڈمنسٹر	(Lloydminster)	222
کیوبک	(Quebec)	531
کیلگری	(Calgary)	1920
وینکوور	(Vancouver)	1108

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔
مبشر احمد خالد
فون نمبر: 3494 988-647
ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE
amj
CANADA

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT
Toronto, Canada

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادت

☆ مامون احمد ہارون

11/ اکتوبر 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد ہارون صاحب اور محترمہ ملیحہ عفت ربانی صاحبہ، بریڈفورڈ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام "مامون احمد ہارون" عطا فرمایا ہے عزیزم مامون سلمہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد حنیف صاحب شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا کا پوتا اور مکرم اشفاق احمد ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کا نواسہ ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر مکرم محمد ہارون صاحب، قاضی اوّل دارالقضاء کینیڈا کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمر عطا کرے اور اسے اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

تقریب شادی خانہ آبادی

خداتعالیٰ کے فضل سے مکرم محمد سرور جاوید صاحب اور محترمہ سعدیہ سرور جاوید صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الشافی جاوید صاحبہ، پیس ویلیج سینٹر جماعت کی شادی خانہ آبادی کی تقریب رخصتانہ مکرم حماد جاوید احمد رانا صاحب ابن مکرم محمد اقبال رانا صاحب، بریمپٹن ایسٹ کے ساتھ 9 اکتوبر 2014ء کو چاندنی بنکوٹ ہال میں منعقد ہوئی۔

اس تقریب میں مکرم محسن اجمل شاہد صاحب نے میزبانی کے فرائض انجام دئے۔ مکرم پروفیسر حافظ عطاء الوہاب صاحب، انچارج حفظ القرآن سکول جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم عرفان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیریں دعائیہ منظوم کلام سے چند اشعار ترنم سے پڑھے۔ بعدہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے دونوں خاندانوں کا تعارف کروایا اور اس خوشی کے موقع پر پُر معارف خطاب فرمایا۔ اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں شاندار عشائیہ پیش کیا۔

اگلے روز 10 اکتوبر کو چاندنی کنونشن سینٹر میں مکرم محمد اقبال رانا صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم حماد جاوید احمد رانا صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔

ہر دو تقریبات میں چند غیر از جماعت دوستوں اور صوبائی حکومت انٹاریو کے بعض عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ نیز کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ دیگر ممالک پاکستان، امریکہ، جرمنی، یوکے وغیرہ سے اعزا واقارب نے شمولیت کی۔

دولہا میاں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبز پگڑی والے کے پوتے ہیں۔

مکرم محمد سرور جاوید صاحب انچارج شعبہ تجنید جماعت احمدیہ کینیڈا اور AIMS (Ahmadiyya Information Management System) کی ٹیم کے رکن ہیں۔ ادارہ اس پُرمسرت موقع پر دولہا اور دلہن کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور انہیں مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم محمد سلیمان خاں صاحب

29 ستمبر 2014ء کو مکرم سلیمان خاں صاحب، وان ایسٹ حلقہ 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

3 اکتوبر کو مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اسی روز جمعہ کے فوراً بعد میپل قبرستان میں ان کی اپنے والد کی قبر کے پہلو میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

نماز جنازہ اور تدفین کے مواقع پر بارش کے باوجود مقامی دوستوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ ان کے علاوہ دور دراز شہروں اور امریکہ اور ڈنمارک سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے شرکت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں سوگوار والدہ محترمہ پروین خاں صاحبہ کے علاوہ تین بہنیں محترمہ صبا رسول صاحبہ اہلیہ مکرم خالد رسول صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، محترمہ مریم فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم علیم فاروقی صاحب بریمپٹن اور محترمہ ہادیہ خاں صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الکریم صاحب وان ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

عزیزم مرحوم، مشن ہاؤس کے بانی مبانی کارکن، بے لوث خدمت گذار اور دعا گو بزرگ مکرم میاں محمد عیسیٰ جان خاں صاحب مرحوم کے پوتے، مکرم محمد دانیال خاں صاحب کیلگری، مکرم ڈاکٹر محمد زکریا صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ ڈنمارک، مکرم محمد الیاس خاں صاحب وان ایسٹ، مکرم محمد یحییٰ خاں صاحب، نیو مارکیٹ اور محترمہ آصفہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی شاہد احمد صاحب نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ، محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم بیرسٹر سید حمید احمد صاحب، مسس ساگا اور محترمہ فوزیہ حنا صاحبہ اہلیہ مکرم عابد علی صاحب، مارکھم کے بھتیجے تھے۔ ان کے علاوہ مرحوم کے اور بھی بہت سے اعزا واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترم ملک عبید اللہ صاحب

4 اکتوبر 2014ء کو محترم ملک عبید اللہ صاحب، سکاربرو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

10 اکتوبر کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری یارک ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 11 اکتوبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری جی ٹی اے نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ نویدہ خانم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، سکاربرو کے مکرم ملک فہیم احمد صاحب، مکرم ملک مبشر احمد صاحب، مکرم ملک مدثر احمد صاحب اور محترمہ لبنیٰ ندیم صاحبہ جی ٹی اے ایسٹ ٹورانٹو کے والد محترم تھے۔

☆ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ

19 اکتوبر 2014ء کو محترمہ خورشید بیگم صاحبہ، سکاربرو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اسی روز مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

اور اگلے روز 20 اکتوبر کو مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم فضل محمود نیازی صاحب کے علاوہ پانچ بیٹے پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ، ایسٹ یارک کے مکرم احمد جان نیازی صاحب، مکرم منظور نیازی صاحب، مکرم منور نیازی صاحب ونڈسر اور ایسٹ یارک کی محترمہ نسرین ظفر صاحبہ، محترمہ فرحت سید صاحبہ اور محترمہ نزہت کامران صاحبہ کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

3 اکتوبر 2014ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ امۃ الجلیل صاحبہ

8 ستمبر 2014ء کو محترمہ امۃ الجلیل صاحبہ لاہور کینٹ 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ، نارتھ یارک کے مکرم عبدالسلام کاہلوں صاحب اور مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ

25 ستمبر 2014ء کو محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ حافظ آباد 95 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد احمد چوہدری صاحب ونی پیگ کی والدہ تھیں۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

افسران جلسہ سالانہ کینیڈا 2015ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا انتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 28 تا 30 اگست 2015ء انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے لئے درج ذیل افسران کا تقرر فرمایا ہے۔

افسر جلسہ سالانہ: مکرم نصیر احمد خاں صاحب

افسر جلسہ گاہ: مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب

افسر خدمت خلق: مکرم طاہر احمد صاحب

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو کامیاب و کامران فرمائے اور مذکورہ بالا افسران کو بہتر خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کلیم احمد ملک
افسر رابطہ
جلسہ سالانہ کینیڈا 2015ء

ایک اصلاح

ستمبر 2014ء کے شمارہ میں مکرم راغب الدین صاحب وڈبرج کے صاحبزادے مکرم عماد الدین صاحب کی شادی خانہ آبادی کا اعلان ہوا تھا۔ اس میں غلطی سے ان کے صاحبزادہ کا نام غلطی سے "امدالدین" لکھا گیا تھا۔ قارئین ان کے نام کی اصلاح فرمالیں۔

منظوم کلام

مکرم فاروق محمود صاحب، لندن

حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ناموسِ مبارکہ کے دفاع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ حالیہ خطباتِ جمعہ سن کر:

دفعتاً غم سے یہ دل چیخ اُٹھا۔ صلِّ علیٰ
اب تو ہر زخم سے اُٹھتی ہے صدا۔ صلِّ علیٰ

وہ جسے بھیجتے جاتے ہیں ملائک بھی درود
وہ کہ جس کے لئے کہتا ہے خدا۔ صلِّ علیٰ

ہم کو اسلوبِ محبت یوں سکھاتا ہے کوئی
جس کے پڑھنے پہ کروڑوں نے پڑھا صلِّ علیٰ

آخریں کے لئے اِس میں برکت ہی برکت
اوّلیں سے ہے ملانے کی دعا۔ صلِّ علیٰ

ایک ہی شخص ہو جب عاشق و معشوق تو پھر
ذکرِ مولا سے کریں کیسے جدا۔ صلِّ علیٰ

خود ہی ناموسِ محمدؐ کا محافظ ہے خدا
یہ تو اپنی ہے حفاظت کی قبا۔ صلِّ علیٰ

رُخِ زیبا کی طرف تیر چلے ہیں پھر سے
دستِ طلحہؓ کی طرح ہاتھ بڑھا صلِّ علیٰ

دار پر کھینچا گیا جب کلمے کی خاطر
ذرّے ذرّے نے کہا۔ صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ

پھر کُھلا مجھ پہ کہ ہر درد میں پنہاں ہے دوا
بن گئی جونہی مری آہ و بکا۔ صلِّ علیٰ

اے زمانے یہ تری نبض رُکی جاتی ہے
جاں بلب! تیرے لئے ایک شفا۔ صلِّ علیٰ

عصرِ دوراں! تری ہر مے کے ہے نشّے کو فنا
اپنے ہونٹوں سے لگا جامِ بقا۔ صلِّ علیٰ

اپنے اعمال کا محور رہے اسوۂ رسولؐ
اور زباں کہتی رہے یونہی سدا۔ صلِّ علیٰ

وجہِ تخلیق کا مخلوق پہ احسانِ عظیم
ذرّے ذرّے سے اُٹھے کیوں نہ صدا صلِّ علیٰ